
C972
.C5416i

(تاریخ سالار مسعود غازی)

الٰہی بتوفیق خلّاق ازلی عزّ و جلّ

ترجمہ اردو رسالہ مرآۃ مسعودی تصنیف عبدالرحمن چشتی رحمۃ اللہ

اعجاز مسعودی

تالیف لطیف سعید ازلی برگزیدۂ لم یزلی سید عبدالعلی ابن سید عابد علی مہتمم مطبع ہذا

مطبع حسینی اثنا عشری میں چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین عالم الغیب والشہادۃ وہو بکل شیء محیط
خوشا احدی کہ ذات واحد اپنی کو عالم وحدت مین حقیقت محمدی پر روشن کیا
اور اوسی حقیقت محمدی کو کہ جامع جمیع اسما و صفات الٰہی ہے عالم وحدت بصورت مظاہر ظاہر
کیا و طرت اوسکے خطاب بہیجا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
اور درود و سلام آل و اصحاب اوسکے پر ہووے سبحان اللہ وہ پاک ذات محمد
کہ رحمت مجسم واسطے عالم کے بلکہ وجود عالم و آدم بسبب اوسکی عرصہ شہود مین آیا عالم
وجود مین آیا پانچ شہدا مین فرماتا ہے حدیث خیر الامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ کرم
الشہداء بخمس کرامات لم یکرم بہا احدا ولا انا یعنی بتحقیق اللہ
تعالی نے بزرگ اور برگزیدہ کیا شہیدون کو ساتہہ پانچ کرامات کی کہ نہ بخشا
کسیکو اور نہ ہمکو احدہم ان ارواح جمیع الانبیاء یقبضہا ملک الموت
وارواح الشہداء یقبضہا اللہ تعالی لے اول بتحقیق کہ ارواح انبیا کو ملک

ملک الموت قبض [illegible] ... حق سبحانہ تعالی آپ
تارزند... سے قبض فرماتا ہے تا سختی سے جان کنی کے محفوظ رہین والثانی

ان جمیع الانبیاء یغسلون بعد موتہم وانا کذالک والشہداء ما یغسلون
دوم انکہ بدرستیکہ تمام انبیا غسل دئی گئے ہین بعد مرنیکے اور اسی طرح
ہم بہی اور شہیدونکو کچہہ احتیاج غسل کی نہین ہی بلکہ پیراہن انکو انکو خون آلودہ مین
دفن ہو سکتی ہین کہ خون اونکا پاک ہی والثالث ان جمیع الانبیاء یکفنون
وانا کذالک والشہداء لا یکفنون سوم انکہ سب پیغمبرون کو کفن دیا
ہی اور اسی طرح ہمکو بہی کفن دینگے مگر شہید کو احتیاج کفن کے نہین والرابع
یسمون الانبیاء بالموتی وانا کذالک یقال مات محمد والشہداء
لا یسمون بالموتی بل یقال احیاء چوتہی یہہ کہ نام رکہی جاتے ہین انبیا سا تہہ مردہ کے
اور اسیطرح ہم بہی کہین گے لوگ مرگیا محمد اور شہید نہین نام رکہی جائینگے مردہ
بلکہ زندہ مشہور رہوینگے والخامس ان جمیع الانبیاء یشفعون یوم
القیمۃ وانا کذالک والشہداء یشفعون کل یوم ویوم القیمۃ
پانچوین یہہ تمام انبیاء شفاعت کرینگے دن قیامت کی اور اسی طرح ہم بہی
اور شہید شفاعت کرینگے ہر روز اور دن قیامت کی یہاں سی جانا چاہئیے سمجہنا
کہ مرتبہ کشتگان راہ خدا کا نہایت برتر ہی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
من قتل نفسہ فلما دیتہ پس انبیا کو نکر حسرت نلی جانین کہ نزدیک خدا کے
کوئی مرتبہ درجہ شہادت سے بلند تر نہین ہے اور یہہ نعمت مخصوص جو حصہ مین آل نبی اولاد علی کی ہی سالار
مسعود نے بہی باوج شجاعت و کرامت اپنی بزرگوں کے طرف سے پائی جیسا کہ شجرۃ
الانساب مین اسیطرح دیکہنی مین آیا ہی کہ سالار مسعود غازی بیٹے ہین سالار ساہو غازی کے
بن طاہر بن طیب بن محمد بن عمر بن ملک آصف بن طیب بن بطل عبد المنان بن محمد حنفیہ بن امیر اسد اللہ الغالب

32612

علی ابن ابیطالب علیہ السلام اور سالار مسعود غازی کو خرقہ ارادت و خلافت اپنے
بزرگون سے پہونچا ہی اور والدہ سالار مسعود غازی کی کہ ستر معلّی نام تھا
خواہر سلطان محمود سبکتگین کے تھین روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ سُبک تگین
سادات حسینی سی تھا مگر جو پدر بزرگوار اونکی الم تگین طفلی سی مغلو مین پرورش
رکھتی تھی اسوجہہ سی بعضی مورخین اشتباہ لیگئی الحق اسطرحکی بلند ہمت و شجاعت
وسخاوت و عشق وجانبازی راہ خدا مین جیسی مسعود غازی کو تھی سوای خاندان
جناب اسد اللہ الغالب دوسری کو ممکن نہین ہی اور ہوگی آئمین ائمہ معصومین ع
علیہ السلام وہ نعمت وجہانی وخاصہ عطائی سبحانی کہ مطلوب جمیع واصلات حق کی
ہی سالار غازی کو بی پردہ روشن ہوئی کہ آج تک ثمرہ کرامت کا یہ ہی کہ خاص
وعام اطاعت کرتی ہین اور ایمان لاتی ہین قولہ تعالیٰ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ یعنے خدا فرماتا ہی
اور نہ کہو تم اوس شخص کو کہ قتل کیا گیا راہ خدا مین مردہ بلکہ زندہ ہی و لکن نہین شعور
ہی تمکو کہ سمجھو بعدہ کہتا ہی فقیر حقیر عبد الرحمان چشتی از کمترین معتقدان محبوب
رب العالمین فیض رسانندۂ دنیا و دین سرحلقۂ مردان اہل یقین برگزیدہ معبود
سلطان الشہدا سالار مسعود قدس اللہ سرہ العزیز کہ اس نامراد کو
ابتدا سی حلقۂ محبت و بندگی کا آستانہ متبرکہ و مطہرہ سلطان الشہدا کی
تھا اور یہی جو احوال تولد اور تشریف لانا اوس حضرت کا ملک ہندوستان مین اور واقعہ
شہادت اکثر مردم نی مختلف بیان کیا کتب و تواریخ معروف مین تحقیق
پایا نہین گیا اسوجہہ سی ہمیشہ جستجو تھی کہ بیان واقعی معلوم ہو آخر کار
بعد تفحص بسیار کے کتاب تواریخ لہن تصنیف مولانا محمد غزنوی کی
بہم پہونچی اور مولانا مذکور ملازم سلطان محمود سبکتگین کا تھا لیکن آخر عمر مین

سالار ساہو اور سلطان الشہدا اسکے بستر لیگیا تھا بعد شہادت سلطان الشہدا
غریق دریای رحمت ایزدی ہوا الغرض تواریخ مذکور از اول تا آخر حرف بحرف
مطالعہ کیا شہادت برطرف ہونیسی دل محظوظ ہوا لیکن وہ کتاب طولانی تھی
اکثر لڑائیان سلطان محمود غزنوی اور سالار ساہو کے لکھین تھین اور جابجا
تفریقا ذکر سلطان الشہدا لکھا تھا و ختم کتاب واقعہ شہادت مسعود پر ہوگئے تھے
اس جہت سے بعضے محبان کہ حلقۂ بندگی و محبت و اعتقاد آستانہ شاہ شہیدان
سے رکھتے تھے ساتھہ اس فقیر کے ملتمس ہوئے کہ قصۂ سلطان غزنوی سے
کوئی اتنا مطلب نہین رکھتا ہے مناسب ہی کہ احوال شاہ شہیدان انتخاب
کر لیا جای اور مطلب بندہ کا بھی تھے تہا لیکن بی اشارت باطن کی کہ فیض
خاص ہے نہ لکھہ سکا آخر کو شاہ شہیدان سے استجازہ کا طالب ہوا او حضرت
نی ثلث شب کو بعالم خواب بکمال مہربانی سے اجازت فرمائی او سوقت فقیر نی
التماس کیا کہ بندہ حسب الحکم شروع کرتا ہے مگر جہان بیان واقعی مین کچھہ کم
و بیش ہوا آپ استعانت فرمائین او حضرت نی بکمال توجہ اور بندہ نوازی کے
زبان کرامت بیان سے ارشاد کیا کہ تو لکھہ مین خبردار ہون تجھکو آگاہ کر دونگا
الغرض فقیر بحکم باطن حضرت شاہ شہیدان بیان واقعی کسوت حروف ظاہری
پر لاتا ہے اور جو کچھہ کتب معتبرہ اور رویای صادقہ مین زبانی حضرت شاہ
شہیدان کے تحقیق ہوا ارباب دانش اور یقین کو سناتا ہی اور اس روح
افزا کا نام **اعجاز مسعودی** رکھا حق تعالی پڑھنی والے
کو بھی مسعود فرمائے اور مولف کو سہو و خطا سی بچائی اور مناجات فقیر کی
یہہ ہی بیت بحق کاشف اسرار مردان ✢ الہی عاقبت مسعود گردان

داستان اول بیان متوجہ ہونے سالار

ساہو پہلوان کا طرف ہندوستان کے حسب الحکم
سلطان محمود غزنوی واسطے امداد مظفر خان کے اور متولد ہونا سالار مسعود
کا مقام اجمیر مین **داستان دوم** ذکر مراجعت سالار ساہو مع فوج
ارجمند خود بسمت غزنی اور عناد کرنا حسن میمندی کا بسبب بت سومنات کے
حضرت سالار مسعود غازی سے **داستان سوم** رخصت ہونا حضرت
سالار مسعود کا سلطان محمود سے اور متوجہ ہونا طرف ہندوستان کے
واسطے جہاد کفار اور پہونچنا ملتان مین اور فتح کرنا دہلی کا اور گذرنا دریا
گنگ سی اور اقامت فرمانا مقام ستر کہہ مین اور اطراف ہندوستان مین
فوج کا متعین کرنا **داستان چہارم** ورود سالار ساہو در ستر کہہ
اور وفات پانا سالار ساہو کا اور متوجہ ہونا سلطان الشہدا کا طرف
بہرائچ کے اور کافران حربی سے جنگ عظیم ہونا و شربت شہادت نوش فرمانا
اون حضرت کا **داستان پنجم** بیان کرامات بعد شہادت
اور بنای عمارت روضہ مطہرہ و بعضے احوال خوارق اون محبوب بانی کے

داستان اول جسوقت سلطان محمود غازی انار اللہ برہانہ
نے ملک زنگبار اور لنیان و بردع کو فتح کیا اور ملک عراق اور خراسان
وما ورالنہر کو تحت حکومت مین لایا اور شریعت مطہرہ محمدی اور دین اسلام مصطفوی کو
کو ہر ایک ملک مین رواج دیا بحکم **جاهدوا فی سبیل الله** سنتظ تخت
سلطنت پر بیٹھا تہا کہ چار شتر سوار فریادی ہندوستانکی طرف سی آئے
بمجرد اطلاع اونکو طلب فرمایا اور دریافت کیا کہ کہانکے رہنے والے ہو اونہون
نے دست بستہ عرض کی کہ ہم رہنے والے ہندوستانکی مین اور اجمیر مین
بود و باش رکہتے ہین اور بہیجے ہوے مظفر خان بن تاتار خان بہ [illegible]

کے دادخواہ آئے ہین بادشاہ محمود نے پوچھا اجمیر کیا مقام ہے اور
مظفر خان کون شخص ہے اور اوس پر کسنی ظلم کیا شتر سوارون نے
عرض کی کہ اجمیر قصبۂ ہند درمیان پہاڑون کے واقع ہی اور وہ جگہ
نہایت قلب ہے اور مظفر خان صاحب ہرمز تہا جب سلطان ابوالحسن
مع انبوہ لشکر ہاتیون پر سوار آیا اور ہرمز کو قتل کیا قریب تہا کہ مظفر خان
کو مع عیال ہلاک کریے ناچار مع تمام اقربا متوجہ طرف صحرا کی ہوا چند سال
سے اجمیر مین سکونت پذیر مین امسال رلسے بہیرون قلعۂ خیر سے اور
رای شوم کرنال سی مع سینتالیس راجہ وافواج کثیرہ کے مظفر خان سے
لڑنے آتی ہین چاہتے ہین کہ مسلمانون کو قتل کرین جو ہر طرف ہند وستان
مین کفار بہت اور مسلمان کم تر ہین سوائے ذات عالم پناہ دوسرا دستگیر نظر
نہین آتا سلطان محمود نے فرمایا خاطر جمع رکہو انشاء اللہ تعالی ہم امداد مسلمانون
کی کرینگے آنمین حسن میمندی وزیر سلطان نے پوچھا کہ ای آنے والو تم
خطبہ کسکا پڑہتی ہو جواب دیا خطبہ بادشاہان ماضی کا اب اگر سلطان ہمارے
دادرسی فرمائیگا بنام سلطان محمود غازی خطبہ پڑہینگے سلطان کو یہہ بات
پسند آئی حکم ہوا کہ ایک سردار تجویز کرو کہ اوسکو مع لشکر قاہرہ بسرکردگی
جنگ کفار روانہ کرین دستور معظم نے تین سردارونکی نام پیش کیے کہ انمین
سے ایک کو سلطان انتخاب فرماوی ایک سلطان السلاطین ملک ہی
بختیار دوم سالار سیف الدین سوم سالار ساہو پہلوان لشکر سلطان
نے فرمایا کہ ملک ہی بختیار فوج اور سامان بہت رکہتا ہے اور عقل کوتاہ
ملک وسیع دیکہکر سر اوٹہائی اور سیف الدین مرد غیور ہی اور مزاج
مین خشم بہت رکہتا ہی شاید تمسی دور ہوکر منحرف ہو جای ہان سرادر لاؤ

کہن سال وعقل سالم وصاحب عزت اور آزمودہ کار ہی اغلب ہی اوس
سے حرام نمکی ظاہر نہوگی یا مین خود جاؤن نہین تو اوسکا متعین کرنا
مناسب ہی سا تہہ لاکھہ سپاہ حسب ضابطہ ہمراہ لکھدو اور خزانہ واسطے
خرچ سپاہ کے سرکار سی دو اور جلد رخصت کرو کہ مظفر خان ہر وقت تنگ ہے
ایسا نہو کہ کمک کو تاخیر ہوا ور مسلمان ہلاک ہون خواجہ حسن حسب الحکم
سلطان گہر مین سالار ساہو کے آیا اور حکم بادشاہ کا پہونچایا سالار ساہو
نے عذر کیا کہ مجکو عہد پیری مین سلطان اپنی رکاب سی کیون جدا کرتا ہے
شاید مجہسی کوئی خطا واقع ہوئی کہ بادشاہ حکمت اور دانائی سے نکالتا ہے
ملک دور تصرف مین دوسرونکو ہی ہر طرف کفار اوٹہی ہین خواجہ سرنگون
ہوا اور کہا کہ مینے پہلی عذر کیا تہا سلطان نے فرمایا مین جاؤن یا تم جاؤ
اس حکایت سی سالار ساہو ناچار ہوئی اور خدمت مذکورہ قبول کی القصہ
چون سردار اور سات لاکہہ اور چند ہزار آدمی ہمراہ سالار ساہو کی متعین کئے
اور واسطی وزارت سکے احمد میمندی کو بہی ہمراہ کیا اور خزانہ بڑا ساتہہ کیا
اور جسوقت سالار ساہو واسطی رخصت کی بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوئی
سلطان نے شمشیر اور خنجر عنایت فرمایا اور بیان کیا کہ مین عہد پیری مین
تمہارا اپنی سے جدا کرتا ایسا بہائی دوسری کو ملنا دشوار ہی ایسی ہی
سخت مہم پیش آئی کہ تمکو روانہ کرتا ہون اور مین خود بہی امادہ او منتظر ہون
جسوقت زیادہ سختی پیش آئے فوراً تحریر کرنا مین ضرور پہونچونگا کسی طرح کا
اپنی دل مین اندیشہ نکرنا اور خزانہ برابر روانہ کرتا رہونگا مگر مجکو یہہ اندیشہ
ہی بلکہ بیگانہ مین جاتی ہو چاہئی جس مقام مین پہونچو وہانکی مقدم اور
زمیندارونکو خلعت اور سب دیکر اپنا بنا لینا اور اگر کوئی نذر دی تو کچہہ اسمین

عذر خواجہ حسن

ملاسکے بحیلہ انعام اوسکو واپس کرنا کہ طریقہ دخل کرنیکا ملک غیر میں یہی ہی
اور ہندوستانی فسون ساز اور جادوگر اور فریب اور مکر آشنا ہین ان
سے ہوشیار رہنا اور ساتھہ حسن انتظام کی تالیف قلوب رعیت مدنظر
رکہنا الغرض بعد ہدایت طولانی کے سلطان نی فاتحہ پڑہا اور سالار ساہو
کو گلے سی لگایا اور رخصت کرتی وقت دوبارہ فرمایا کہ تمکو خدا کو سونپا ایسا
کام کرنا کہ خدا اور رسول سے شرمندہ نہو بعدہ نام بنام امیروںکو طلب کیا
اور ایک ایک کو خلعت فاخرہ اور اسپ تازی مرحمت کرکی رخصت کیا اور
زبان مبارک سے ارشاد ہوا کہ میرا بہائی سالار ساہو کو میری جگہہ سمجہنا
کہ میری رضامندی اسی مین ہے القصہ جمیع مردم خاص و عام نی ہاتہہ
جانثی دہو کر ہمراہ پہلوان لشکر کی متوجہ طرف ہندوستانکی ہوسے
کسی کو زندہ پہرنیکا اعتماد نہ تہا لیکن رسوخیت وجوش شجاعت اوس
زمانہ کی دیکہا چاہیئے کہ بحکم خداوند عالم اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْل
وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ عدول حکمی حاکم وقت گوارا نکی مردانہ وار منہ طرف ہندوستان
کے کیا بتاریخ نہم ماہ ذیحجہ سنہ احدی واربعمائۃ ڈیرہ سالار ساہو کا قنوج
سی نکلا اون روزو نمین سلطان محمود بہی قندہار مین تہا پہلوان لشکر سے
بیرون شہر چند روز مقام کیا تا سرانجام سپاہ بخوبی تمام ہو چکا اور اکیسوین
محرم کو براہ ٹہٹہہ متوجہ اجمیر کا ہوا شتر سواران فرستادہ مظفر خان کو رہبر
بنایا تہا منزل بمنزل راہ بادیہ طی کرتے تہی فوج آراستہ اور قراول آگے
آگے چلتی تہے چودہوین منزل مین قراولون نے دیکہا کہ فوج عالم غیب سے
پیدا ہوئی اور تمام اہل لشکر حیران ہتمر تہے جو قراولون نے کبہی ایسی فوج
نہ دیکہی تہی حیرت ہوئی پیران اہلغیب کی پوچہا کہ افسر لشکر کون ہی

اونہون نے کہا سالار ساہو نام ہی مردان غیب نی کہا تمہارے
سردار کو اس سفر مین دو فائدی حاصل ہونگی ایک تو فتح کفار پر دوسر
فرزند نرینہ پیدا ہوگا یہہ کہکی مردان غیب غائب ہوگئی قراولون نے یہہ
مژدہ سالار ساہو کو پہونچایا وہ اس مژدہ روح افزا سے نہایت شاد
ہوئے اور غم اور افسردگی راحت اور خوشی سے مبدل ہوئی دوسرے
دن پھر ایک فوج عالم غیب سی پیدا ہوئی کہ سب اہل فوج خوبصورت تہے
انہون نی بہی بطریق روز اول سوال کیا اور بشارت فرزند و ظفر یابی از
کفار ارشاد کی اور قراولون نے یہہ واقعہ حال بیان کیا اور پہلوان لشکر
نی نہایت خرمی سے سجدۂ شکر ادا کیا اور روانہ منزل مقصود ہوئی روز
سوم پہر سابق دستور ایک فوج عالم غیب سی پیدا ہوئی کسی کی تن پر سر
نتہا بلکہ اپنے اپنے سر بغل کی نیچی لئی ہوئی گہوڑون پر سوار آتی تہے قراولان لشکر
کو زیادہ تحیر نی گہیرا اپنی دل قوی اور مضبوط کر کے دریافت کیا کہ حضرت سلامت
خدا کیواسطے ہماری حیرانی اور پریشانی کو دفع کیجئے روز اول مردان پیر
کو دیکہا روز دوم جوانان حسین کو روز سوم آپ کو اس ہیئت کذائی سے
معاینہ کیا اونہون نے جواب دیا کہ فوج پیران مردان غیب تہی اور
جوانان خوبصورت کو مردان مناف کہتی ہین جسوقت دو فوج مقابلہ کرتی ہین یہہ
حکم خدا سے ایک گروہ کا اور اونکی گہوڑون کا منہ پہیر دیتی ہین ایک کی
ہزیمت دوسرے فوج کی فتح ہوجاتی ہی اور ہم شہید ہین دین اسلام
رکہتی ہین اور گروہ مین امام حسنؑ امام حسینؑ کے رہتی ہین اور نظر ہماری
توحید پر ہی اور سردار اس فوج کا امجد شہید اور سر لشکر ہمارا محمدؐ بلخی ہے
عقب مین شکار کرتا چلا آتا ہے اور بادشاہ لشکر سالار مسعود ہی اور وہ

ابہی صلب پدر سے رحم مادر مین نہین آیا پہر قراولان لشکر نی عرض کے
کہ نام اوسکے باپ کا کیا ہی کہا یہی سالار ساہو سردار لشکر تمہارا اس
گفتگو مین سالار ساہو قریب پہونچے سواران بیسر گہوڑون سی اوترے
اور سالار ساہو کو سلام کیا اور زمین بوس ہو کے غایب ہوئے یہہ تعظیم
اونکی بخاطر سلطان الشہدا تہی چنانچہ کاشف اسرار شیخ فرید الدین عطار
فرماتی ہین **بیت** گر نہوتی ذات حق کی درمیان ٭ سجدہ کیون آدم
کو کرتے قدسیان ٭ الغرض قراولان لشکر نی واقعہ حال مفصل بخدمت
سالار ساہو عرض کیا ان باتون روح افزا سے سالار ساہو کو ایک حالت
اور ذوق دوسرا منجلی ہوا اور خواجہ احمد ہمیندی کو اپنی سامنے طلب کر کے
کہا کہ مدت پچیس سال کی ہوئی کہ مین کدخدا ہوا ایک پارہ گوشت بہی متولد
نہوا الحال وقت پیری پہونچا نا امیدی ہوئی تہی لیکن بشارت سے مردان غیب
کی امید قوی ہوئی کہ صورت معنی کو بکسوت فرزند چشم ظاہر سے مشاہدہ کرونگا
دو تین دن سے عجب ایک حالت اور ذوق سے اپنی دل کا ایک دوسرا
عالم دیکہتا ہون اور باطن اپنے مین لمعہ نور جلوہ گر پاتا ہون کہ جو کچہہ رب تعالے
سے طلب کرونگا فوراً موجود ہو جائیگا فتح ملک ہند کیا چیز ہی یقین ہی کہ
یہہ حالت نور ولایت سلطان الشہدا سے ہوئی نقل ہی کہ جب تک حضرت
عیسی شکم مریم مین رہے جو کچہہ خدا تعالی سے طلب کیا وہ پایا یہانتک کہ جس
درخت میوہ دار کے پاس گذر ہوتا تہا وہ درخت خود بخود سرنگون ہو جاتا تہا تا
حضرت مریم میوہ باسانی اپنی ہاتہہ سے توڑ کر تناول فرمائین اور جسوقت حضرت
عیسی پیدا ہو چکی ہر چند مریم نے ہاتہہ طرف درخت کی بڑہایا میوہ ہاتہہ نہ آیا حیران
ہوئین اوسوقت الہام ہوا کہ وہ تصرف حضرت عیسی علیہ السلام کی برکت سی تہا

سبحان اللهُ وَمَن سَعَدَ فِی بطنِ اُمّه یعنی پاک ہی اللہ اور وہ شخص نیک
ہے جو بیچ بطن مان اپنی کے ہی سبحان اللہ یہہ توصیف شانمین مسعود کے
روز ازل سے ہی الغرض سالار ساہو راہ بادیہ طی کرکے قریب اجمیر کی پہونچے جب
تین شبانہ روز کی راہ قلعہ اجمیر رہا وہان مقام کیا اور مظفرخان کو اطلاع فرمائی
اتنی مین ایک قراول نے خبر دی کہ زیر کوہ ایک چشمہ ہی کہ قریب اوسکی سایہ درخت
مین ایک درویش عبادت خدائی کرتا ہی سالار ساہو بمجرد سننے نام درویش کے
متوجہ طرف درویش کے ہوئی خدمت مین اوس بزرگ کی پہونچکر سلام کیا
اور زمین چومی اور بادب پاس بیٹہی درویش نے منہ طرف سالار ساہو کے
کرکے کہا کہ پدر سالار مسعود اچہی طرح سی ہو یہہ سروقد اوٹہہ کے تسلیم بجالائے
اور عرض کی کہ اپکی توجہ اور عنایت سی اچہی طرح ہون درویش نے سامنے
ابریق پر آب رکہی تہی اشارہ کیا کہ اسمین سے پانی لیکر وضو کرو اور دو رکعت نماز
ادا کرو اور درمیان ہر رکعت کی بعد سورۂ فاتحہ اذا جاء نصر اللہ پڑہو بعدہ
سجدۂ آخرمین ہفت بار سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح
اور تین بار درود اوپر محمد صلعم اور آل اونکی کے بہیجکر سر سجدہ سے اوٹہاؤ اور حق
تعالی سے حاجت طلب کرو انشاء اللہ تعالی فتح کا فرون پر اور فرزند نرینہ حق سبحانہ
تعالی عطا فرمائیگا سالار ساہو حکم درویش بجالائے پہر اوسنے کہا کہ ہاتہہ اپنا
درخت کیطرف بڑہاؤ سالار ساہو نے بڑہایا تو ایک پہل نیم پختہ ہاتہہ آیا درویش
نی فرمایا اسکو نگاہ رکہو جب تمہاری زوجہ غزنی سے آوی آدہا تم کہانا اور
نصف دوسرا اپنی عورت کو کہلانا حق تعالی تمہاری صلب سی ایک فرزند قطب
عطا فرمائیگا کہ مغرب سی مشرق تک عالم امکان روشن کرجائیگا یہہ بشارت
دیکر رخصت کیا سالار ساہو نی اپنی مقام سے ہزار روپیہ اور دو طاقہ صوف

ایک کشتی مین لگاکر خدمت درویش مین بہیجا درویش مسکرایا اور کہا کہ یہہ
روپیہ اور حلوے تمہاری صاحب کو بخشا ہمارا ہدیہ یہی ہے کہ جلد آخر مین
جائے کافرونکو نی انکار کری کہ مسلمان محنت سی رہائی پائینگی یہہ مژدہ
پاکر فوراً سالار ساہو نے کوچ کیا اور دو پیک پہلی بہیجے کہ مظفر خان کو خبر
دین کہ ہم سات لاکہہ سپاہ سی تیری مدد کو آتے ہین دل قوی رکہہ قصبہ
بیاک قریب اجمیر کی پہنچے کیا دیکہتی ہین کہ کافر اجمیر کو گہیری ہین کسی طرف
سی راہ جانیکی نہین ہی توقف تہا ہنگام شب جسطرح ہوسکا دروازہ قلعہ
تک پہونچی اور بشارت ورود لشکر ظفر پیکر مظفر خان کو پہونچائی خان ممدوح
یہہ خبر راحت القلوب سنکر خود دوڑی اور قاصدونکو گلی لگایا تمام حال
دریافت کرکی حکم دیا کہ شادیانی بجین جسوقت نقاری بجنی لگی کفار کو تعجب
ہوا کہ جو شخص قلعہ بند ہوا اسکو شادیانہ بجانی سی کیا کام ہی ناگاہ جاسوسونی
خبر لائی کہ ساہو سالار معہ ہفت لکہہ و چند ہزار سپاہ غزنی سی واسطے امداد
مظفر خان کی آیا ہے کلہ یا پرسون تک داخل ہوجائیگا یہہ سنتی ہی ارباب
تربیع کے حواس خمسہ پراگندہ ہوئی اور تمام کافر بیدل اور لاعلاج ہوئی آخر
کار سب نے متفق ہوکر مشورہ کیا کہ نصف لشکر یہان رہی اور نصف لشکر
لیکر ہم آگی بڑہ کر مقابلہ کرین ہر پرشاد وکیل رای بہیرون نی کہا کہ ایصاحبو
مجاعقل تمہاری گم ہوگئی کہ نام جنگ کا لیتی ہو تم ادہر لڑنے جاؤگی ادہر
مظفر خان چہاپا ماریگا درمیان مین تم سب کو لیکر چارونطرف سی ٹوٹ پڑینگی
سوای مرگ کچہہ ہاتہہ نہ آئیگا صلاح وقت یہہ ہی کہ ایک طرف ہوجاؤ اور
میدان پکرو تاکہ وسعت جنگ و جدال رہی یہہ تدبیر سبکو پسند آئی اور اسیوقت
کوچ کیا اور یہان مظفر خان نے بہی نقارہ رحیل بجوائی اور سوار ہو کر

خدمت مین سالار ساہو کے حاضر ہوا اور آداب مریدانہ بجا لایا اور حضرت
نی گلے سی لگایا اور متوجہ ہوکر تمام حقیقت حال دریافت کی نہایت تسلی اور اطمینان خاطر
عطا فرمائی اور اوسیوقت کوچ کیا جب تین کوس رہا مظفر خان گھوڑی
سی اوترا اور دست بستہ عرض کی کہ مین قلعہ سی باہر آتا ہون آپ استراحت
فرمایئی سالار ساہو نی کہا کہ مجکو بادشاہ محمود نی قرابت کی اتنے تمکو مسلمان
سمجھکر واسطے امداد و کمک کی بھیجا ہی مجکو سزاوار نہین ہے کہ تمہاری عیال
کو قلعہ سی نکالدون اور خود قلعہ مین ڈیرہ کردون بدشگونی متصور ہوگی دوسرے
یہہ کہ ہم مرد میدان ہین ہمکو قلعہ سی کچھہ کام نہین ہی ہرچند مظفر خان نے اصرار
کیا سالار ساہو نی قبول نفرمایا اور اوسی جا قریب چشمہ ڈیرہ کیا اور مظفر خان
کو اور اوسکے سرداروں ہمراہی کو خلعت فاخرہ اور اسپ تازی مرحمت کرکے
رخصت فرمایا کہ آجکے دن تم قلعہ مین جاؤ اور اپنی سپاہ کو تسلی دو ہم تم
باہم مصلحت کرکی ایک کام کرینگی الغرض مظفر خان اوسیوقت رخصت ہوگیا
علی الصباح معہ سامان ضیافت حاضر ہوا پہلوان لشکر ظفر اثر نے بعد تناول
طعام خاصہ حکم فرمایا کہ جمیع امرا مع مردان لشکر مسلح ہوکر سوار ہون اور خود
بدولت بھی مسلح ہوکر سوار ہوئی اور نقارہی و قرنا و سرغولن و شہنا و مزامیر
اور جو کچھہ باجے جنگ کی ہوتی ہین ایکبارگی بجنی لگے اور ڈنکی پر چوب پڑی
الغرض پہلوان لشکر ساتھہ کمال جاہ و حشم اور سپاہ نصرت شیم کے
قریب میدان کارزار پہونچی اوسوقت سالار ساہو ساتھہ صفین آراستہ
کرکے شیرانہ حملہ کافرونکی متوجہ ہوئے پہر دن آیا تہا کہ جنگ آغاز ہوئی
فیل سے فیل سوار سی سوار پیادہ سی پیادہ مثل رات دن جنگ مین مشغول
ہوئی تیسرے دن کافر بہاگی اور غازیون نی بارہ کوس تک تعاقب کیا تہا

کفار فی النار ہوئے اور تہوڑیسی سردار اونکی زندہ گرفتار ہوئی کفار کو شکست
فاش ملی اور غازیونکو فتح حاصل ہوئی سالار ساہو نے عرضداشت بخدمت
سلطان محمود مین گذرانی کہ بفضل وتائید قادر بیچون وباقبال بندگان ہمایون
مدت سہ سال مین جمع کافر خاسر کو واصل جہنم کیا اور جو تہوڑیسی زندہ رہی
ہین وہ ذلیل وخوار گوشہ صحرا مین چہپتی پہرتی ہین سرحد ملک سی نکل گئی ہین
تمام ملک قبض وتصرف مین آیا مظفر خان کی ہر طرح سی دلجمعی ہوگئی اور
مسلمانونکو حضرت کی بدولت برا کسی طور کا اندیشہ اور کہٹکا باقی نہین رہا
آپکی نام کا سکہ اور خطبہ جاری ہی اگر حکم ہو تو ایک لشکر جرار ملک نوگرفتہ مین
چہوڑ کر خود خدمت عالی مین حاضر ہون اشتیاق قدمبوسی حد سی زیادہ ہی
بمجرد پہونچنی عرضداشت کی سلطان کو فرحت تازہ اور مسرت بی اندازہ حاصل
ہوئی تین دن تک جشن عام رہا اور شادیانی بجائی گئی پہر عرضداشت کو مزین بدستخط
خاص کیا کہ ای بہائی ملک نوگیری چند روز قیام چاہئی تا کہ اچہی طرح سی بند وبست
ہو جائی مبادا تم اسطرف مراجعت کرو اور کفار مقام خالی پاکر غلبہ لائین تو مشقت
اور زحمت ضایع ہو بعدہ یہہ فرمان اور خلعت فاخرہ اور اسپ خاصہ معہ معظمہ و
مکرمہ مسماۃ ستر معلا واسطی پہلوان لشکر کی عنایت فرمایا اور چند خلعت اور
گہوڑی واسطی دوسری امیرون کی بہی روانہ کئی جسوقت فرمان سلطان کا
معہ خلعت وستر معلا کی اجمیر مین ورود ہوا سالار ساہو کو ایسی خوشی حاصل
ہوئی کہ قبا جسم مین تنگ ہوگئی اپنی پیرہن مین پہولی نہ سمائی تہے وہ میوہ
جو درویش نے دیا تہا اسکا نصف خود تناول کیا اور نصف ستر معلا کو
دیا اور ہم بستر ہوئی موافق بشارت ویسی رجال الغیب ولشکر شہدا اور
درویش باخدا کے اوسی شب کہ تاریخ نہم ۹ شوال سنہ اربعہ واربعمایہ یعنی

چہار سو چار سن ہجری کو سالار مسعود دلپشت پدر سی رحم مادر مین تشریف لاے اور
وقت چاشت سالار ساہو باہر آئی دو ہزار روپیہ فقیرون اور محتاجون کو
تصدق دیے اور مجلس جشن آراستہ فرمائی نو مہینے ساتھ عیش و عشرت کے
تمام مین گذری دسوین مہینی بتاریخ بست و یکم ماہ شعبان المعظم سنہ خمسہ و اربعمائۃ
یعنی ۴۰۵ ہجری کو پچھلی پہر شب ستی معلا کو درد زہ شروع ہوی خلیفہ میمون نی
سالار ساہو کو مژدہ فرحت افزا پہونچایا سالار اٹھی اور وضو کر کے بعد دوگانہ
ادای شکریہ کے درویشان و حافظان قرآن کو برابر بٹہا کر ختم قرآن
کیا اور شیرینی منگا کر بارواح رسالت پناہ و اسد اللہ الغالب و بزرگان دیگر
فاتحہ پڑہا اور چند ہزار روپیہ فقیرون اور محتاجون کو تصدق دئی بحکم پروردگار
عالم وقت صبح صادق روز یکشنبہ اول ساعت آفتاب سعد اکبر سالار مسعود
سعید ازلی مانند آفتاب عالمتاب متولد ہوئی خلیفہ میمون نی دوبارہ حاکی
مبارکباد تولد فرزند کی دیکر انعام طلب کیا دو ہزار روپیہ خلیفہ کو مرحمت ہونے کو
اور فرمایا کہ فرزند دیکہا کیسا ہی خلیفہ نی عرض کی صورت مین یوسف ملاحت
مین ابراہیم ہی نور محمدی چہرہ سی ظاہر ہی سالار ساہو خوشی سی ایسا باغ باغ
ہوا کہ اپنی پیرہن مین نہ سمایا اور منجمان دقیقہ رس کو بلایا کہ طالع فرزند کو
دیکہین کس ساعت پیدا ہوا ہی ستارہ شناس نی اپنی پوتہی دیکہکر نہایت
خوشی اور شادمانی سے التماس کیا کہ اول ساعت کہ آفتاب سعد اکبر نے
قرار دیا ہی یہہ فرزند پیدا ہوا ہی جہانگیر ہوگا اور مشرق مغرب تک اسکا نام
مسعود مشہور ہوگا سالار ساہو سجدہ شکر بجا لایا کہ الحمد للہ جو کچھ مردان
غیب نے اور درویش نیے بشارت دی تہی ظہور مین آئی پہر منجمون کی طرف
مخاطب ہوکر فرمایا کہ قبل از پیدایش مردان غیب و درویش نی نام اسکا مسعود

پیدایش

تایا تہا اور لوح محفوظ پر لکہا ہے مین کیا حکم کرون بعدہ کہا بات بتا رہی ہیں
کو خلعت مع اسپ اور صرّہ زر دیکر رخصت کیا اور شادیانی بجوانی تمام شہر
اجمیر مین امیرونکی دروازونپر نوبت خوشی کی بجنے لگی اور رقص و غنا کی دہوم
ہوئی بعدہ بخدمت سلطان محمود حقیقت حال تولد فرزند کی عرضداشت
گذرانی بادشاہ حجازی نی فرط شادمانی سے حکم جشن عام دیا اور دو
خلعت فاخرہ اور اسپ تازی واسطے سالار ساہو اور ستر معلّا کے بہجوایا
اور فرمان عطائے ریاست ہند بہی روانہ فرمایا کہ ریاست ملک ہندوستان
کی ہمنے اپنی خواہرزادے کو مرحمت کی سلطان ساہو کو حکمرانی مع فرزند مبارک
ہو اور راجہ جیپال والی قنوج نے اگر اطاعت اسلام قبول کی ہو بہتر و الا عرضداشت
کرو کہ مین خود پہ بار دیگر سیر ہندوستان کرون اور خواہرزادہ اپنی کو بہی دیکہون بمجرد
پہونچنی اس حکمنامے کے خواجہ احمد حسن میمندی کہ عناد ذاتی رکہتا تہا سو خفت
ہوگیا الغرض سالار ساہو نے ہر چند راے جیپال کو ہدایت فرمائی
لیکن وہ اپنی سیاہ قلبی سے بلکہ راستی پر نہ آیا اور بقوت متمردان اطراف
وجوانب کہ ہر ایک شہر سی بہاک کی جمع ہوئی تہے صلح بہی نہ کی بلکہ
نخوت اور پندار کثرت افواج سے عزم بالجزم رکہتا تہا کہ ملک سلطان پر
خاصۃً دوڑ لیجائیگا اور لوٹ مار کری پس سالار ساہو نی اوسکی کوتاہ اندیشی
سے عاجز اور تنگ آکر سلطان کو واقع حال سی اطلاع دی بادشاہ نی
بمجرد ملاحظۂ عرضداشت کوچ فرمایا مدت قلیل مین مع لشکر کثیر اور جوانان
جنگ آزمودہ اور پہلوانان رستم زمان رکاب نصرت توامان مین لیکر
وارد ہندوستان ہوا سالار ساہو اور مظفر خان مع لشکر اسلام واسطی
استقبال کے آگے بڑہی اور سلطان کو اجمیر مین لائی سالار مسعود سی نذر دلوائی

اور ہر قسم کی تحفہ تحایف اور نقد و جنس پیشکش کیئے سلطان محمود نے
... سالار ساہو کو بخشا اور جب تک ... تہے کوئی دم سالار مسعود کو
نگاہ کی سامنی سے جدا نکیا بعدہ بقہر و غضب تمام لشکر آراستہ کر کے
متوجہ قنوج کی ہوئے اور پہلوان لشکر اور سالار مسعود اور مظفر خان کو
مقدم لشکر کر کی روانہ کیا جب سلطان محمود نواحی کشمیر تک پہونچا والی اوس شہر کا
بندگان عالی مین ملا اور برسم قراولی بمقدمہ لشکر روان ہوا اہل اسلام
بیابان طی کرتے ہوئی سیر کنان اور سرداران سرکش کو لوٹتی ہوے
شہر متہرا مین داخل ہوئی وہان عمارت دیکہی کہ جملہ بناہای شہر مین سی ہزار
قصر سنگ رخام اور مرمر کی بنائی ہوئی تہی اور بتخانے کثرت سی تہے اور
تمام اصنام مین سی پانچ بت طلائی تہے کہ بجای چشم دو یاقوت سرخ
تعبیہ کئی تہے اور ہر ایک بت کے دولڑی مین یک لوح یاقوت ابدار بوزن
چہار صد مثقال طلا گوندہی ہوی تہی اور اصنام سیمی حد سی زیادہ تہے پس
سلطان محمود نی آتش بتخانون مین لگا دی اور طرف قنوج کی متوجہ ہوئی
اور معظم سپاہی کو عقب مین چہوڑا کہ شاید راجیپال والی قنوج قلب
اعوان و انصار دیکہکر ثابت قدمی اختیار کری اور ہزیمت سی عار کری کہ
مقدم ملوک ہند تہا یہہ حال تاریخ روضۃ الصفا مین بتوضیح تمام لکہا ہے
الحاصل سلطان محمود نے اثنای راہ مین جہان نشان سرکشی کا پایا اوس قصبہ
کو تاراج کیا اور بتاریخ سیزدہم ماہ شعبان سنہ سبع واربعمائہ قنوج مین
پہونچی کنارہ دریا چار قلعی رفیع الشان اور دس ہزار بتخانی ملاحظہ فرمائے
تاریخ عمارت بتخانونکی سیصد ہزار سال پہلی سی کندہ تہی اور برادر راجیپال کی
ان دنمین رہتے تہے باہر نکل کی مقابلہ کیا اور لشکر اسلام نی بہی دہاوا کر دیا ایک دنمین

سات قلعی فتح کئی اور مال غنیمت بحساب داخل سرکار سلطان محمود ہوا بعدہ
بجانب خاص رای جیپال توجہ فرمائی کہ وہ کثرت دولت کی تکبر اور کثرت اموال اور
افواج مین اپنی بہادیونسی زیادہ نامور تہا بعدہ طرف قلعہ رای جیپال
منہ کیا اوسی شجاعت لشکر اسلام دیکہکر قلعہ چہوڑا اور بہاگا لشکر ظفر پیکر
نی تعاقب کیا بہت سا مال اور فیل وغیرہ غنیمت پائی صاحب تاریخ محمودی
لکھتا ہے کہ جو سلطان محمود نی مہم ہندوستان سی فراغت حاصل کی تو متوجہ
غزنی ہوا پہلوان لشکر مع جاہ و حشم تا سرحد لاہور ہمرکاب سلطان
گیا اوس منزل مین سلطان محمود نی نہایت توجہ اور لطف سی فرمایا کہ تم
میری ساتہہ نہ جاؤ مین تمکو ریاست ہندوستان دی چکا ہون اسکا انتظام
کرو ایسا نہو کہ مشقت اور روپیہ ضایع ہو جاے پہر خلعت سرفرازی عطا فرمایا
اور پنذرہ رخش عراقی مرحمت کئی اور سالار مسعود کیطرف بہی توجہ بیکران
فرمائی اور ظفر خان کو بہی خلعت اور اسپ سی سربلندی عنایت ہوئی اور
ہمراہ پہلوان لشکر کی کیا کہ پرداخت احوال کی کماحقہ کرنا الغرض پہلوان لشکر
نی اجمیر مین آکر امیرونکو واسطی تسلی رعیت اور خبرگیری مظلومونکی ملک قدیم مین
تعین کیا اور رای جیپال سی بہی کچہہ سالیانہ بطریق پیشکش مقرر کر کے بشرط
خدمت کی ملک قنوج مسترد کیا و خود با حشمت و شوکت اجمیر مین بکامرانی و بعیش
زندگانی مین مشغول ہوئی اور بہ نیابت سلطان محمود سلطنت ہند کرنیلگی
لیکن عشق فرزند دلبند سی رکہا جب عمر سالار مسعود کی چار سال اور چار ماہ
و چار روز کی ہولی آگے حضرت سید ابراہیم کے بسم اللہ پڑہائی چند ہزار
روپیہ و چار گہوڑی میر ممدوح کو مرحمت فرمائی اور اور بخشش اور انعام
اور ہر قسم کی طعام جسقدر روز ولادت ہوئی تہی اوسی المضاعف

ہوی حق سبحانہ تعالی نے اوسکو علم لدنی عطا کیا تہا جو نو برس کا سن ہوا
اکثر علوم صوری و معنوی اونپر منکشف ہوئی اور دس برس کی عمر مین شب
بیداری اور عبادت مین بی نظیر ہوئے یہانتک کہ وقت چاشت حجرہ سے
باہر آتی تہے اور ہمراہ درویشان کاملین اور علماء عاملین کے طعام تناول
فرماتی تہی پہر واسطے قیلولہ کی تشریف لیجاتی تہے بعد از ظہر کچہری دیوانی
مین نور افروز ہوتی تہی بعدہ جمیع پسران امرا و ملوک کہ ہمعمر تہی ہمرکاب لیکر
کبہی سکار کو جاتی تہے اور کبہی شغل تیر اندازی اور نیزہ بازی ہوتا تہا اور کبہی
چوگان کہیلتے تہی اس اثنا مین جو سائل سوال کرتا تہا کبہی رد نکرتی تہے بقدر
حیثیت اوسکی عطا فرماتی تہے کسیکو نقد کسی کو جنس خواہ خنجر اور شمشیر اور اسپ
اور دوشالہ وغیرہ دست جود و سخا سی اکثر عنایت فرمائی محتاجونکو غنی کردیا
اور زہد و تقوی کا یہہ حال تہا کہ ہمیشہ باوضو رہتے اور اکثر نمازین غسل سنتی
بجا لاکے ادا کرتی تہے اور نفاست طبیعت یہہ تہی کہ ہمیشہ لباس صاف
اور براق اور نفیس معطر قسم عطریات سی زیب اندام شریف فرماتی تہے
اور برگ پان کو بہت دوست رکہتی تہے اور چند ہزار جوانان فرشتہ رو
اور شایستہ روزگار کہ مجلس مین بیٹہتی تہے وہ بہی اسیطرح معطر رہتے تہے
جو کوئی سلطان الشہدا کا جمال یوسفی معاینہ کرتا تہا زلیخا کیطرح عاشق زار
ہوجاتا تہا ایسا ہی کوئی سیہ قلب تہا جو نور ولایت پر ایمان نہ لاتا تہا
بعد از ائمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین نور محمدی ایسی ہی مردان
[illegible] کہ چہرہ ایسی نمایان تہا کہ مردم کو طرف توحید کی ہدایت کرتی تہے
[illegible] مصطفی اکو دیکہا ٭ لاریب کہ عالم صفا کو دیکہا
[illegible] جسپر کہ نظر پڑی خدا کو دیکہا ؛

داستان دوم مراجعت سالار ساہو اور سالار مسعود کی طرف غزنی کے اور عنادیجانا خواجہ حسن میمندی کا سالار مسعود سے بسبب جزا ابی بُت سومنات کی

جب سالار مسعود نے عمر دہ سالگی مین اکثر ولایت ہندوستان کو فتح کیا اور
بزور شمشیر کفار کو سرکشی سے باز رکہا بے تکلف خراج آنے لگا اور سلطان محمود
اون دنو مین ملک خراسان مین رونق افروز تہے ناگہان متمردان کوہی
نے متفق ہوکر چاہا کہ ملک کاہلیر کو تاراج کرین وہانکی حاکم ملک جہجو نے
عرضداشت کی کہ آپ نے حکومت ملک کاہلیر کی اس خادم کو عطا فرمائی تہی
الحال افراتای رای کلچند بحمایت چند ہزار متمردونکی ملک تاراج کیا چاہتے ہین
جلد امداد فرمائی یہہ خبر وحشت اثر سنکر بادشاہ غازی نے حکمنامہ بنام سالار
ساہو جاری فرمایا کہ ساتہہ ہی پہونچنے فرمان ہذا کی نصف لشکر ملک اجمیر مین
چہوڑ دو اور جعفر خان کو واسطی حفاظت دیار مفتوحہ کی مقرر کر دو اور نصف
لشکر ہمراہ لیکر فوراً طرف کاہلیر کی کوچ کرو سالار ساہو نے تعمیل حکم سلطانی
کیا لیکن اوس وقت قریب ملک مذکور کے پہونچے کہ جب کفار ملک کہ تاراج
کئی ہوئے اپنی مکان کو جاتی تہے اثناء راہ مین اطلاع پائی لشکر اسلام کا
مقابلہ ہوا ایک پہر کامل جنگ عظیم رہی ہزارونکا کہیت پڑا مسلمانان غالب
آئے کفار نے شکست فاش پائی ہتیار چہوڑکے بہاگ گئی چالیس سردار مقید
ہو آئی سالار ساہو ساتہہ فتح وظفر کی شہر مین داخل ہوئی اور سلطان محمود
غازی کی خدمت مین فتحنامہ روانہ کیا بادشاہ کو نہایت خوشی حاصل ہوئی

بدستخط خاص مزین فرمایا کہ ہمنی اس جانفشانیکی عوض مین سوائے جاگیر
قدیم کے حکومت ملک کاہلیر کی اپنے بہائی فتح جنگ کو عطا فرمائی سکوت
دائمی اختیار کرین جسوقت یہہ فرمان سلطان پہونچا سالار ساہو نی بنام
نامی سالار مسعود نامہ روانہ کیا کہ رئیسان اجمیر کو مناسب مقام مستقر کر کے
مع والدہ ماجدہ خود متوجہ اسطرف کی ہو بعد طی منازل کے قاصد اجمیر مین پہونچا
سلطان الشہدا نی موافق تحریر پدر بزرگوار کے عمل کیا اتفاقاً روز دوم
شکار کھیلتی ہوئے قصبۂ زاول مین وارد ہوئے وہانکی زمیندار شیوکن اور
شتو خسر پورہ حسن میمندی واسطے استقبال کی حاضر ہوئی ہرچند باب ضیافت
مین اصرار کیا لیکن سلطان الشہدا نے قبول نہ فرمایا اور بیرون قصبہ خیام
عالی برپا فرمائی سحرگاہ دو من شیرینی زہر آلود لایا سلطان الشہدا نے
علم باطنی سی دریافت کر لیا لیکن مصلحتاً خاموش ہو رہی اور دونو تہابیکون
کو خلعت دیکر رخصت کیا اور شیرینی نگاہ رکھی دوسرے منزل مین کتون کے
سامنی رکھوائی وہ سب کہاتی ہی مر گئے حضرت نی مسکرا کر فرمایا شاید
ہمکو بھی اس کافر نے کوئی مرد ظاہربین جانا تھا کہ مٹھائی مین زہر ملاکی
بھجوایا یہہ کرامت مشاہدہ کر کے جمیع حضار متحیر ہوئی مگر ستر معلی آ
خبر وحشت اثر سنکر نہایت ملول ہوئین حضرت سالار مسعود نی تشفی دی
اور خیرات جاری فرمائی اور ہنگام سحر اوسی جا مقام کیا بعد تھوڑی دیر
کے والدۂ ماجدہ سی شکار کی بہانی سے چند ہزار جوانان رستم زمان
در رکاب فرما کی طرف زاول کے متوجہ ہوئی جب اندر شہر کی پہونچی جاسوس
خبر لائی کہ شیوکن غسل کر کی بتخانہ مین گیا ہی پوجا کر رہا ہے سلطان الشہدا
نے فوراً دھاوا کیا لشکر مخالف بھی اکر مقابل ہوا قریب ایک پہر کے

جنگ

جنگ عظیم ہوئی سیکڑونکا کہیت پڑا لشکر اسلام نی داد جوانمردی اور
بہادری دی کفارنے ہزیمت پائی شیوکن گرفتار ہوکر سامنے سالار
مسعود کے آیا او حضرت نی حکم تشہیر کا دیا اور ملک کو تاراج کیا اور تمام
لشکر کو خلعت عطافرمایا اور ایک عرضداشت واقع حال کی خدمت مین
سلطان محمود کی روانہ کی اور خود بدولت مع جاہ وحشم متوجہ کابلہ ہو
جب کوس بہر کا فاصلہ رہا سالار ساہو غلبۂ شوق سے واسطے استقبال
کی آئے سلطان الشہدا گہوڑے سی اوترکر قدمبوسی بجالائی بیت
بڑہا کے ہاتہہ پدر نی بہی ہمکنا کیا ۔ جبین پہ بوسے دئے اور خوب پیار کیا
مردمان ظاہر بین کو حیرت ہوئی کہ عیسیٰ علیہ السلام فلک چہارم سے
اوتر آئی یا حضرت صاحب الزمان نی خروج کیا یا حضرت یوسف ؑ
علیہ السلام باغ رضوان سے تشریف لائے اور یہہ نہ سمجہے کہ خداوند عالم
نے ظہور فرمایا ہی شعر چاہئی اسجا پہ مرد حق شناس ۔ تاکہ دیکہے
شاہ کو در ہر لباس ۔ الغرض سالار ساہو اپنی فرزند دلبند کو ہمراہ
لیکر محل سرا مین داخل ہوئے سات دن جشن عام رکہا اتفاقاً اوسطرف
نزاین برادر شیوکن باستمداد حسن میمندی خدمت سلطان محمود غازی
مین فریادی ہوپنچا برعکس وقوع واقعہ زبان پر لایا اتنی مین عرضداشت
سلطان الشہدا کی بہی پہونچی بادشاہ نی اقوال طرفین سے آگاہی پائی
فوراً پروانہ بنام سالار ساہو اور سلطان الشہدا روانہ فرمایا کہ کسی شخص
معتمد کو وہان مقرر کرکی یہان جلد آؤ اور گنہگارونکو بہی حفاظت سی
پہونچاؤ ہم اپنی سامنی تحقیقات کرکی سزا دینگی جسوقت یہہ پروانہ عالی
صادر ہوا سالار ساہو نی مع فرزند ارجمند فوراً کوچ فرمایا بعد طی منازل بارگاہ

بارگاہ سلطانی ہوئے بادشاہ نی طرح طرح کی مہربانی حق مین سالار مسعود
کے ارزانی فرمائی اس الطاف بی پایان سے دونو شاہزادی سلطان مسعود
اور سلطان محمد رشک لی گیئے بعدہ سلطان محمود نے خلوت مین سالار
ساہو سے شورہ چاہا کہ طرف سومنات کی لشکر کشی کا عزم رکہتا ہون
تمہاری نزدیک کیا بہتر ہی اونحضرت نی بیساختہ جواب دیا کہ عین مصلحت
ہی انشاء اللہ تعالی آپ کی فتح ہوگی یہہ بات بادشاہ کو بہت پسند
آئی سالار ساہو کو واسطی خبرداری کفار کے طرف کاہلبر کی روانہ کیا
اور خود بدولت معہ سالار مسعود غازی اور لشکر ظفر پیکر متوجہ سومنات
کے ہوئی پس اوّل بادشاہ ملتان مین وارد ہوئی وہان سامان جنگ
اور لشکر آراستہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ سومنات اعظم
اصنام ہندوستان تہا اور دس ہزار قریہ معمور واسطی اصراف سومنات
کو وقف تہی اور ہر قسم کا جواہرات اوسمین جمع تہا کہ کسی بادشاہ کی
خزانہ مین دسوان حصہ اوسکا نہ تہا اور عمارت سومنات نہایت وسیع
اور بافضا کنارہ دریا کسی ہ لگلی راجہ نی بنوائی تہی اور ایک زنجیر طلائی
دو سو من کے دروازہ پر لٹکائی تہی اور اوسمین ہزارون گہنٹیان آویزان
تہین اندر اوسکی چہپن ستون مرصع کہ لعل و زمرد نصب کیے تہی
اور خود بت سومنات پتہر کا تراشا ہوا پانچ گز کا اونچا دو گز زمین مین اور
تین گز باہر تہا ہزار خدمتی مقرر تہے کہ بطور ڈانک کی ہاتون ہاتہ پانی
دریای گنگ سی لاتے تہے اور سومنات کو دہولاتی تہے اور تین سو مغنی
اور پانچ سو رام جنیان ایسی ایک حسین اور نازنین واسطے ناچنے
گانے کے مقرر تہین اور تین سو مو تراش ملازم تہے جس شب چاند گہن

ہوتا تہا ہنود درشن کوالی سے بہے زیادہ لاکہہ عورت سی جمع ہوجاتی تہی
اور ہزار نفر نیاز دار اوس بتخانہ مین پوجا کرتے تہے اور دو ہزار مردان
آزمودہ کار مسلح حفاظت خزانہ کے متعین تہے اور گرد پیش اوسکے
چند قلعی عظیم الشان تہے اوسمین سامان جنگ رہتا تہا سلطان محمود
جس قلعہ کیطرف متوجہ ہوے مسمار کیا یہہ خبر سنکر معتقدان سومنات وقت
بدعا ہوتی تہے کہ ای معبود لشکر اسلام کو جلد ہلاک کردی تاگاہ لشکر سلام
زیر قلعہ سومنات پہونچا کفار نے مقابلہ کیا صبح ‌ ‌سی شام تک ہنگامہ کارزار
گرم رہا شب کو دونو لشکرون سے اپنی اپنے مقام آرام کیا دوسرے دن
خود بادشاہ متوجہ ہوئی لشکر اسلام نی دہاوا کردیا فوج کفار کی سر تکو
مانند برگ خزان رسیدہ گراتے ہوئی داخل قلعہ ہوگئی کفار لاعلاج ہوکر
سومنات سی لپٹ کے زار زار رونے لگے مسلمانون نی زندہ گرفتار کرلیا
اور سلطان محمود نی بڑہ کر ایک گرز سومنات پر لگایا چند ہزار اشرفی خزانہ
سومنات سی دستیاب ہوئین اور ہر قسم کا جواہرات اور زر کثیر ہاتہہ آیا
بعد ازان بمشورہ مدبران مملکت کی شہزادہ دابشلیم کو جو نسل شاہان
مملکت مین تہا تاج بخشی فرماکی خراج سالانہ مقرر کیا اور خود بدولت
نی بُت سومنات کو ایک اونٹ پر لدوایا پہر کسی ہندو کو راہبر بناکی براہ بیابان
متوجہ سندہ کی ہوئی اوسنی بسبب عداوت قلبی کے ایک بیابان بی آب
و گیاہ مین تمام لشکر اسلام کو پہونچایا اور خیام شاہی برپا کرائی بادشاہ
نے پوچہا کہ سواسطی ایسے صحرای لق و دق مین مقام کیا جہان نہ چشمہ
ہی نہ جہیل ہے اوسنے جواب دیا کہ مینی اپنی جان فدای سومنات کے
اور دشمنونسی قصاص لیا تمہارا سارا لشکر شدت تشنگی سی ہلاک ہوجائیگا

اپنے کئی کی سزا پائیگا بادشاہ نے اوسکو تہ تیغ کیا اور مسعود خیقی سے ساتھ بتضرع اور زاری سے خلاصی چاہی پھر رات گئی شمال کیجانب سے روشنی نظر آئی اوسی جانب کو کوچ کیا صبحدم ایک چشمہ آب جاری پایا اور ایک بازار وسیع نظر آیا جسمین ہر قسم کا سودا بکتا تھا تمام لشکر ظفر پیکر سیراب ہوا اور جو چاہا خرید کر کہایا الحق وہ بازار نمونہ لطف پروردگار اور ثمرہ حق پرستی شاہ والاتبار تہا اور زمین کا سمٹ جانا سراسر کرامت شاہ عالیمقدار کی تہی صاحب نفحات نے جو لکہا ہے اوسکا اعلان ہے ایک شمہ کرامات کا بیان ہے کہ جسوقت سلطان کو غزوۂ سومنات مین تردد اور اضطراب ہوا خواجہ ابو محمد حسنی بعمر ہفتاد سالگی مع مریدان باعتقاد شریک جہاد ہوئے اور ہزارون کافرون کو فی النار کیا اور اوسکا ایک مرید محمد کاکو نام نہایت جوانمرد اور بہادر تہا اوسنے بہی داد شجاعت دی اور کفار نے ہزیمت پائی اب یہانسے تاریخ محمودی مین لکہا ہے کہ بعد طی منازل و قطع مراحل بادشاہ جم جاہ کا غزنی مین ورود ہوا اسیچ غربت اور صدمۂ مسافت مفقود ہوا تو بت سومنات کو دروازہ مسجد جامع پر ڈال دیا کہ مسلمان روندین جب کفار بداطوار کو بت سومنات کی ذلیل ہونیکی خبر پہونچی تو اپنا قاصد بہیجا کہ سومنات ایک پتہر کا ٹکڑا ہے تم لوگون کے کام کا نہین ہمسے اسکی عوض سونا دو چندان لو اور ہمکو حوالہ کرو ❊ حسن میمندی راضی ہو گیا مگر مسعود غازی سعید ازلی تہی ماہر راز خفی اور جلی تہی فوراً جواب دیا کہ رای حسن میمندی کی شریعت کی خلاف ہے جسوقت بروز حشر آذر بت تراش بلایا جائیگا نام محمود شاہ بت فروش زبان پر آئیگا اور اگر توڑ ڈالا جائیگا تو حضرت کا لقب بت شکن زمانہ مین مشہور ہوگا

بادشاہ نے بت سومنات سالار مسعود کو عطا فرمایا کہ تمکو اختیار ہے
خواہ توڑ ڈالو خواہ کفار کو واپس کرو اور کفار کو حکم بھجوایا کہ ہمنے سومنات
اپنی بہا بنجے سالار مسعود کو دیا تم جانو وہ جانے الغرض کہ جمیع کفار دروازہ
پر سالار مسعود کے جمع ہوئے اونحضرت نے ملک نیکبخت کو حکم دیا کہ سبکو
بٹھلاؤ اور بت سومنات کی ناک کان کاٹ کے صندل اور چونہ مین ملوایا
اور ساتھہ برگ پان کے بطریق تحفہ بھیجا پاسئے ہندوون نے صندل
لگایا اور چونہ کھایا بعد ایک ساعت کی سومنات کی طلب مین عرضہ سا
ہوئی سلطان الشہدا نے فرمایا ہمنے بت تمکو دیا وہ متحیر ہوئے کہ کسکو
دیا ملک نیکبخت نے واقعہ حال سے اگاہی دی جو نہایت غیرت رکھتی تھی
خنجر سے شکم چاک کیا اور بعضون نے قے کی اور بعضے روتی غل مچاتے
حسن میمندی کے پاس گئے اوسنے نہایت تشفی اور دلاسا دیا اور کہا کہ
بادشاہ نے ایک بچہ کی بات پر عمل کرکے تمکو ذلیل اور خوار کیا ہمنے تمہارے
خاطر سے ترک روزگار کیا اب تم جاؤ پھر لشکر جمع کرکے آؤ ملک غزنین
تاراج کرو بے تردد آسودگی سے راج کرو

آغاز تیسری داستان ہے فتح دہلی اور ورود ستر کھہ کا بیان ہے

جب حسن میمندی نے سالار مسعود سے بغض و نفاق پیدا کیا نمک حرامی پر کمر
باندھی آمادہ فتنہ و فساد ہوا بادشاہ نے جو اوسکی مزاج مین ناراستی پائی
اپنے سامنے طلب فرما کی ہدایت فرمائی مگر وہ کوئی نصیحت اور حکم
سلطانی عمل مین نہ لاتا تھا جسوقت حضرت سالار مسعود کو دربار مین پاتا

آتش حسد سی جلکر راکہہ ہو جاتا تہا اور اکثر سامنی اپنی مصاحبونکی کہتا تہا کہ افسوس میرا قابو نہین کہ سالار مسعود کو مار ڈالون یا آپ جلمرون یہہ خبر اوڑتی اوڑتی بادشاہ کی گوش زد ہوئی سالار مسعود کو خلوت مین طلب فرماکر نہایت الطاف اور شفقت سی ارشاد کیا کہ حسن میمندی بسبب جہالت کی قصد تمہاری ہلاکت کا رکہتا ہی ایسا نہو کہ خدانخواستہ دغا کرے شعر دانی کرچہ گفت زال بارستم گرد ؎ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ؎ مصلحت وقت یہہ ہی کہ تم چندی اپنی والدین کے پاس جاؤ مین موقع محل پاکر حسن میمندی کو معزول کردونگا اور امیر اسمعیل کو اوسکی عہدہ پر مستقر کرونگا تو تمکو بلا لونگا سالار مسعود نے عرض کی کہ مین کاہل ہو بین جاکے کیا کرونگا اگر حکم ہو تو ہندوستان مین واسطے جہاد کفار کی جاؤن اور دین کا ڈنکا بجاؤن اور آپ کی نام کا سکہ اور خطبہ جاری کرواؤن بادشاہ نی یہہ تقریر سنکر سر جہکا لیا کچہہ جواب لاونعم کا نہ دیا اوسوقت تو سالار مسعود رخصت ہوا تیسری دوسری دن مع لشکر مسلح ہوکر دربار عام مین تشریف لائی آداب بجا لاکی اپنی ماموں سی رخصت جہاد طلب فرمائی پہر سلطان والاشان نی رہ شفقت اور مہربانی سے بہت سمجہایا لیکن عنفوان کے غیرت حیدری اور جرأت صفدری کے اونحضرت نی کچہہ خیال نہ فرمایا ناچار بادشاہ نی خوب سا گلی لگایا اور لشکر جرار اور سامان جنگ بیشمار ہمرکاب سعادت کرکی رخصت کیا سلطان الشہدا نی باہر آتی ہی غزنی سی کوچ کیا شہر مین دہوم مچی کہ سالار مسعود بندہ خاص معبود واسطے جہاد کی ہندوستان کیطرف جاتی ہین پس جسوقت یہہ خبر عام ہوئی جو جو شہزادہ عالی تبار اور مردان دیندار تہی ہمرکاب ہوئی اور بعضی دوسری منزل پر

گیارہ لاکھہ جوانان جرّار منتخب روزگار کی جمعیت ہوگئی بعد چند روز کے ملک کابل مین
پہونچی والدین کی دیدۂ منتظر کو منور کیا پھر متوجہ طرف ہندوستان کی ہوئے
ایک دن قریب جلیسر ہندوستان کی مقام فرمایا تمام فوج کو مقام پر ٹھہرا کر خود
بدولت چند مصاحب کو ہمرکاب لیکر شکار کھیلتے ہوئے ایک جنگل مین
جا نکلے وہان ایک باز کو چڑیون پر چھوڑا اوسنے بدخوئی کی شکار سے منہ موڑا
ایک درخت کہنہ پر جا بیٹھا آنحضرت نے اوسکی طرف بغور دیکھا پھر شکار
سے کھا باز کو تابنا دیکھا کر ہاتھہ پر بلائی اور خود گھوڑے سے اوتر کر تا دیر انکھین
بند کئے کھڑے رہے بعدہ بیلدار بلوا کر اوس درخت کو جڑ سے کھدوایا
خزانہ بیشمار افضال الٰہی سے ہاتھہ آیا دوگانہ شکریہ ادا فرمایا ملازمان قدیم
کو تنخواہ نو مہینے کی اور جدید کو چھہ مہینے کی پیشگی مرحمت ہوئی اور کچھہ
روپیہ فقیرون اور محتاجون کو دلوایا دو چار دن قیام کیا وقت روانگی
اوس خزانۂ خداداد کو قاطرون پر بار کیا سابق دستور معمور پایا کچھہ کم و زیاد
نہوا تھا یہہ کرامت حضرت کی مشاہدہ کرکے سب کو حیرت ہوئے
سبحان اللہ ذات مقدس جناب سلطان الشہدا کی جمیع اوصاف حمیدہ
سے موصوف تھی حسن یوسفی خلق محمدی لطف احمدی سراپا
آپ مین تھا شعر ولی اللہ تھی نور ولایت سے منور تھی
نبیون سی بنی اسرائیل کے رتبہ مین بہتر تھی

فصل تذکرۂ فتح تتہ پور

جسوقت سالار مسعود غازی شاہزادہ ترک قزاری با حشمت و شوکت
ظاہر و باطن قریب دریای سندہ کی پہونچی لب دریا خیام ذو الاحتشام
برپا کئی پھر اوس بحر کرم نے امیر حسن عرب اور امیر جعفر کو حکم دیا کہ پانچ ہزار سوار جرار الکبر
دریای سندہ سے عبور کر کے راستے ارجن زمیندار تتہ پور پر یورش کرو اگر

ممکن ہو تو زندہ پکڑ لاؤ نہین تو کفر و ضلالت کی بنیاد ڈہا دو یہہ حکم عالی سنکر
غازیون سے نے ہتیار لگائی مسلح ہو آسے کشتیان منگاکر اوس پار اوترے
جو لشکر اسلام قریب شیوپور کی پہونچا راجہ ارجن رعب مین آگیا مع اہل
وعیال اور رفیقونکی طرف صحرا کے بہاگ گیا غازیون نی مقام خالی پاکر
اوسکی گھر کو لوٹا بتخانہ مسمار کیا پانچ لاکھہ روپیہ بتخانہ سی نکلا اور لباس زرین
اور جواہرات بیشمار ہاتھہ آیا دونو امیر باتوقیر جملہ نقد و جنس جمع کرکے
بجنسہ سامنی سالار مسعود کے لائی مبارکبادی کے شادیانی بجنی لگی
اونحضرت نی سب مال غنیمت مجاہدونکو بانٹ دیا خود ایک حبہ نہ لیا پھر
مع لشکر دریای سندہ سی گذر کی چندروز سیر و شکار مین مصروف رہے
اور ترکان بہادر اطراف مین دوڑ لیگیی جو اسلام لایا فہو المراد امان پائی
نہین تو مارا گیا تاراج ہوا آفت آئی **فصل بیان جنگ**
والی ملتان اور فتح پانا حضرت سالار مسعود کا
جبکہ سالار مسعود تمام شیوپور قبضہ مین لائی وہانسی کوچ کرکی مع فوج
ظفر موج ملتان مین آئے ملک ویران پایا دل کہبرایا وہانکی باشندون
سے جو حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جبسی سلطان محمود کی لشکر
نی دوبارہ تاراج کیا آجتک کسی نی اس ملک کو نہ بسایا راجہ انکپال دہلی
اس ملک کا خطبہ آج مین فروکش ہی گاہ گاہ یہان بہی آتا ہی دورہ
کرکے چلا جاتا ہی یہہ سنکر سلطان الشہدا نی اون لوگون کو زر کثیر دیکر
رخصت کیا اور خود عبادت مین مصروف ہوی دوسرے دن قاصد انکپال
کا آیا پیغام اپنے راجہ کا سنایا کہ آپ کو یہہ بات مناسب نہین کہ غیر ملک
مین دوڑ دہوپ کرتے ہین ایسا نہو کہ بدن سے گہڑی بہاری ہو جائین

بھاگنی راہ نہ ملی بہتر اسی مین ہے کہ جلد کوچ کرجاؤ فتنہ خفتہ آئندہ کو
نہ جگاؤ جناب الانی یہہ بات سنکر تبسم کیا اور قاصدونکو اسطرح جواب
دیا کہ سب ملک خدا کا ہی جسکو خدا دی وہ لی اگر تو اسلام قبول کری
تو بہتر ہی نہین تو تیرا گلا ہی اور میرا خنجر ہے پھر قاصدونکو خلعت اور
انعام دیکر رخصت کیا اور زبانی اپنا پیام دیا کہ اپنی راجہ سی کہنا خبردار
ہوشیار ہوجای ہم آتی ہین جوہر ذوالفقار حیدری دیکھاتی ہین بعد
ازین آپ نی امیر حسن عرب اور امیر جعفر اور امیر ترکان اور امیر تقی اور
امیر فیروز عمر اور ملک امجد ان چہئون امیران نامدار چیدہ روزگار کو
باچند ہزار سوار جرار راے انگپال بدخصال پر تعین کیا ادہر سی وہ کافر
بھی گروہ مشرکین ہمراہ لیکر شہر سے باہر میدان مین آیا اور نقارہ
رزمی کو بجوایا دونوطرف کی فوجین مقابل ہوئین خون کی ندیان بہہ گئین
ایک پہر بہر میدان کارزار گرم رہا ہر غازی دل کہولکر لڑا ہزارون کفار
بدکردار کو واصل جہنم کیا اور سیکڑون مجاہدون سے جام شہادت پیا
آخر کار لشکر اسلام کا داہنا بائیں ہوا راے انگپال شکست کہاکر مع
لشکر بہاگا ترکان بہادر نی شہر کو تاراج کیا بہت کچھہ مال غنیمت پایا
جناب سالار مسعود غازی کو مبارکباد دی اوحضرت نی لشکر فتح پیکر
کو شجاعت کی داد دی اور امیران نامدار کو خلعت فاخرہ سی سرفرازی
بخشی اور غازیونکو لوٹ معاف کردی پہر شہر کے اندر جاکر چندی اقامت
فرمائی بعد برسات ہوای شہر اجودہن دلمین سمائی خدائی سے آپ قدرت
کا تماشا دیکھا [illegible] ال وہ ملک ہاتھہ آیا حضرت کو وہانکی آب وہوا
خوش آئی سوا اسکی شکار کی بہی کثرت پائی دوسری برسات تک مقام کیا

سال بھر خوب انتظام کیا احوال جنگ دہلی از ملازمان مسعودی

تواریخ مین لکھا ہی کہ جب سالار مسعود غازی نے بعد برسات اجودہن
سے طرف دہلی کے عزیمت فرمائی اور راے مہی پال والی دہلی نے بھے
ورود لشکر اسلام کی خبر پائی اپنے تمام لشکر کو خوب آراستہ کر کی
آگے بڑھا اور میدان وغا مین صف بندی کرنی لگا اور حضرت مسعود غازی
نے بھی مجاہدون کی پرے جمائے نقارہ جنگ بجائے تلوارون کے
بجلیان چمکنے کمانین کڑکنے لگین تیرونکا مینہ برسا ڈہالونسی ابر سیہ
چہایا کشتون کے پشتی بندھی ہزارونکا کھیت پڑا جو السنی جوان
پہر سے پہر لڑا اتنے مین آفتاب غروب ہوا نماز مغرب کا وقت آیا
لڑائی موقوف ہوئی دونون لشکر اپنے اپنے مقام پہونچے
شب بھر استراحت کی صبح کو پھر لڑائی ہونے لگی ایک مہینا
دس دن تک لڑائی رہی دونون صفون کے خوب صفایی ہوے
حضرت کو تردد پیدا ہوا مناجات کرتے ہی اثر دعا کا ہویدا
ہوا کہ پانچ سردار عظیم الشان مع لشکر فراوان غزنین کے
طرف سے آئے اور مژدہ معزولی حسن میمندی بھی لائے
ایک ان امیرون مین سے سالار سیف الدین صاحب اقتدار
حضرت سالار مسعود غازی کے چھوٹے چچا تھے اور دوسرے
میر بختیار تیسرے سید عزالدین یہہ ونو قرابت دار تھے اور چوتھے
ملک دولت خاص چیلے تھے پانچوین میان رجب غلام سالار ساہو کے تھے
اونحضرت نے سالار مسعود کے ہاتھ مین ہاتھ دیا تھا بہنگام روانگی ہندوستان
میان رجب کو معتبر سمجھ کے اپنے جاگیر سپرد کر آئی تھے خواجہ حسن میمندی نے

بسبب عداوت قلبی کے بدون اطلاع سلطان جاگیر ضبط کرلی
میان رجب کو خارج کردیا وہ اپنی آقا کی پاس چلی آئے تو حضرت
سالار مسعود نے خدمت کوتوالی کا دیا اور وہان بادشاہ رات دن
صحبت ایاز مین رہتے تھی ملک کیطرف کچھ توجہ نہ تھی آخر کار
خواجہ حسن کی ہنگامی حدسی گذری بادشاہ نی منصب وزارت
چھین لیا اور کسی قلعہ مین حوالی ہندوستان سے لے قید کیا یہانتک کہ
اوسی قید مین مرگیا اسحق جس شخص نی اہلبیت مصطفےٰ اور اولاد علی
مرتضیٰ کو ستایا اوسکا عوض بار جہنم پایا القصہ سالار مسعود ولی
معبود پانچون امیرونکو دیکھہ کر بہت خوشنود ہوئے گلے سی لگایا اور راسی پال ورود
لشکر فتح پیکر سنکر حیرت مین آیا فکر نی گھیرا تردد بیشمار ہوا خود شریک کارزار ہوا
چالیس دن تک خوب تیغ آزمائی رہی نہایت گھمسان کی لڑائی رہی
چالیسوین دن حضرت سالار مسعود غازی اشرف الملک سی کچھہ باتین انصار
کی جانبازی کی کررہی تھے کہ ناگاہ عقب سی گوپال کپسہ ہی پال گھوڑا بڑھاکر
ایا گرز کا وار لگایا وہ حضرت چالاکی سی سر کی چوٹ بچاگئی مگر بینی مبارک
پر ہلکی سی چھڑپ آگئی ناک کی زخمی ہونیکا اندوہ و غم شدید ہوئے اوسی
ضرب سی دو دندان مقدس بھی شہید ہوئی اشرف الملک نے لپک کر ایک ہاتھ
مارا گوپال کا سرتن سی اوتارا اور حضرت سالار مسعود نی زخم بینی پر رومال
باندھ کر مشغول جہاد ہوئی شام کو اوسی میدان مین نماز مغرب ادا کی پھر
صبح تک خوب تلوار چلائی ناگاہ کلسی کا فرزند بدکردار نی میر اعزالدین ہراول
فوج اسلام کی گلوی مبارک پر نیزہ ستم لگایا گھوڑی سی زمین پر گرایا تھے
ممدوح جب تند اسنکے حضرت سالار مسعود نے نہایت طیش کھایا اور تمام مجاہدو

ساتھہ لیکر ایک دفعہ دہاوا کر دیا کفار تاب لڑائی کی نہ لاسکے ہتیار پہینک
پہینک کر بہاگ گئی ہر چند رفیقون نی منہ موڑا لیکن رائی مہی پال نے
میدان کو نچہوڑا آخر کار مہی پال بدخصال بہی مارا گیا بہی کیطرح سر تن سے
اوتارا گیا بفضل خداسی فتح عظیم حاصل ہوئی فوج اسلام قلعہ دہلی مین
مقیم ہوئی حضرت سالار مسعود ولی معبود خود تخت پر جلوس نفرمایا امیر
بایزید جعفر کو تاج بخشی کی تخت پر بٹہایا اور زبان معجز بیان سی اسطرح
ارشاد کیا کہ مبنی حکومت دہلی کی تمکو اسواسطی عنایت کی ہی کہ رعیت
کی غمخواری کرو اور کسی کام مین غفلت اور بی پروائی نہ ہونی پائے
بیکسو نکی دستگیری کرنا عدل وانصاف سی ملک کو بہرنا پہر تین ہزار سوار
جرار اور چہہ ہزار پیادگان آزمودہ کار اور چند امیران ذی اقتدار واسطے
انتظام کی میر موصوف کی تحت و تصرف مین دئے اور بارہ ہزار سوار و پیادہ
نگاہداشت کا حکم فرمایا اور احتیاطاً چہہ مہینی تک خود بدولت نی بہی مع
رفقا قیام فرمایا احوال روانگی میرٹہہ و قنوج بعد
فتح دہلی جب حضرت سلطان الشہدا کا زخم بہی التیام پذیر ہوا
اور غسل صحت بہائی خیرات جاری ہوئی طرف میرٹہہ کی کوچ کی تیاری
ہوئی تمام راجہ میرٹہہ اور قرب جوار کی استقبال کو آئی اور عمدہ ترین تحف
اور جواہرات بی بہا نذر کو لائی جناب موصوف اونکی تواضع اور تکریم سی
راضی ہوگئے لگایا معافی نامی لکہدی پہر متوجہ طرف قنوج کے ہوئے شکار کہیلتے
ہوئی بعد چند روز کہ متصل قنوج کی پہونچی رائی جیپال نی پہلی تو ولیعہد کو مع
سوغات اور نذرانہ خدمت عالی کیا حضرت نی خلعت دیکر اوسکو رخصت
کیا اور دریا گنگ سی عبور فرمایا لب دریا رائی جیپال پیادہ پا آیا اور سب اپنا

نذر کیواسطی لایا قریب اگر اوسنی قدم چومی حضرت نی کمال الطاف سی ہمکنار
اپنی قریب جگہہ دی نہایت وقار کیا اوسنی دست بستہ عرض کی کہ خادم
امیدوار ہی کہ ضیافت قبول ہو تا مجکو سعادت ابدی حصول ہو حضرت
بہی خاطر شکنی اوسکی مناسب سمجہہ دعوت قبول فرمائی اور طعام خاصہ نوش
فرمایا پہر نہایت تشفی اور دلاسا دیکر ارشاد کیا کہ تم ہر طرح سی مطمئن رہو گر
رسد رسانی کا خیال رکہنا اور ہماری فوج کا امیر یا لشکری اس طرف سے
گذر کرینگی اونکی خبرگیری کرنا حرف شکایت کسی کی زبان پر نہ آئی بای ہمہ
سمجہا کی حضرت تو سوار ہوئی وہ راجہ پیادہ پا ایک میل تک ہمرکاب رہا
آخر کو حضرت نی اوسکو رخصت کیا اور ستر کہہ کیطرف متوجہ ہوئی
نوین دن ستر کہہ مین ورود ہوا لشکر کو حکم قیام دیا اسوجہ سی کہ یہہ شہر
نہایت آباد تہا اور معبد کفار بد نہاد تہا پہر حضرت نے اپنی بند و بست اپنا شروع
کیا ہر طرف کو ایک امیر معہ فوج کثیر بہیجا سید سالار سیف الدین اور میان رجب
کو بہرایچ کیطرف روانہ کیا اور میان رجب کے فرزند ارجمند کو اونکی جگہہ پر چند
کوتوالی کا دیا الغرض سالاران ممدوح نی بہرایچ مین پہونچکر حملہ حالات
اور غلہ کی شکایت لکہہ بہیجی حضرت نی عرضداشت پڑہ کر فوراً چودہری طرف
جوانب کے طلب کئے خدام والا احتشام نی تعمیل حکم کو عمل مین لائی ٭ تمامی نام
چودہری پرگنہ سدہو نگر کو اور ہر ہر نام چودہری قصبہ امیٹہی کو خدمت شریف
مین لیکر آئی حضرت نی دونو مقدمونکو بہت دلاسا دیا اور فرمایا کہ تم بدستور
سابق دستور کہیتی باڑی کرو اور ہمارے لشکر کو رسد پہونچاؤ سوای قیمت
اجناس ہمسی لو کچہہ اپنے دلمین اندیشہ نکرو پہر اونکو خلعت فاخرہ دئی اور
کچہہ صرہ زر سرخ عطا کئے اور ملک فیروز کو مع مردمان ہوشیار واسطے

غلہ رسانی کے اپنی طرف سے تعین فرمایا بعدہ مہی بختیار کو اپنا نائب کیا
اور دوسرے ملکون مین کفار سے جہاد کرنیکا حکم دیا اور اسطرح پہ ہدایت کی
کہ جس ملک مین جانا پہلے نہایت نرمی سے پیش آنا اگر دین محمدی قبول
کرین یا بہ نرمی پیش آئین تو بہتر ہے نہین تو بے قتل کرنیکے نچھوڑنا پھر خوب سا
گلے لگایا اور خلعت دیکر رخصت کیا اور فرمایا کہ جاؤ تمکو خدا کو سونپا اب
ہماری تمہاری ملاقات محال ہے ہرچند تمہاری جدائی کا ملال ہے مگر رضاے
خدا منظور بہرحال ہے یہہ کلمات حسرت آمیز سنکر تمام حضار رونے لگے
اور مہی بختیار بھی روتے ہوئے رخصت ہوئے جس ملک کفار مین وارد ہوے
فتح پائی یہانتک کہ نوبت جنگ کی بمقام کامورو مین آئی وہان کافرونسے جہاد کر کر
جام شہادت نوش کیا باغ خلد مین کل کائنات کو فراموش کیا بعدہ حضرت سالار مسعود غازی نے
امیر حسن عزت کو مہوبہ کیطرف بھیجا اور میر سید علی کو گوپامئو کیطرف روانہ کیا
الحال وہ مقام لال نگر مشہور ہے اور ملک فضل کو پھر بنارس کی حکومت
عطا ہوئی یونہین ہر ایک امیر باتوقیر کو پروانہ حکومت کا دیکر ہر ملک کیطرف
رخصت کیا اور سید ملک آدم غازی حضرت سالار مسعود غازی کے
اوستاد بھی ولی اللہ جوانمرد صاحب جہاد تھے وہ بھی رخصت ہوکر لکھنؤ مین
آئے خدا کی راہ مین شہید ہوئے راجہ کی بازار مین قریب صحبتیا باغ کی اونکا
مزار ہے ہر ایک خاص و عام اس بات سے واقف کار ہے اور خود بدولت
مقام ستر کہہ مین قیام پذیر رہے رواج دین محمدی کی درپے تدبیر رہے اتفاقا
ایکدن آپ شکار مین مشغول تھے ناگاہ چند قاصد راجایان کڑہ مانکپور کے آئے اور
دو زین اور چند لجام زرین بطور سوغات خدمت سالار مسعود مین لائے
اور مکتوب ہر ایک راجہ کی گذرانے اور زبانی بھی پیغام سنائی کہ یہہ ملک

مانگا

ہماری باپ دادا کاہی اسطرف سلف سی اج تک کوئی مسلمان نہین ایا
اور تم نی محابا ملک عنبرین دوڑ آئی اور قیام فرمایا بوجہ کمسنی کے کچھہ انجام
کا خیال نہ آیا تمہاری بزرگ زادگی سے بعید نظر آتا ہی بہتر اسی مین ہی کہ
طرف غزنی کے چلی جاؤ ہمکو درد آتا ہی کہ تم اپنی باپ کی ایک فرزند ہو اگر
ماری گئی تو گھر بیچراغ ہو جایگا یہان نہ لکھہ سوار جنگی علاوہ فوج پیادہ اور
نظامت کی ہماری پاس ہے اور دوسری راجہ ہمسی زیادہ جمعیت فوج کے
رکھتی ہین ہنگام کارزار لباس تن کا بہاری ہو جائیگا بہاگتی رستہ نہ ملیگا
جناب سلطان الشہدا مانند شیر غضبناک کی نعرہ زن ہوئی
اور زبان معجز بیان سی فرمایا کہ تم لوگ ایلچی ہو اس سبب سی ہم ناچار ہین
اگر کوئی دوسرا ایسی کلام بی ادبانہ زبان سی نکالتا تو ہم گدی سی زبان کہنچو
اور حسام خون آشام سی پرزی اوڑاتی جاؤ اپنی اپنی راجاؤن اور حاکمون سے
بی تکلف کہدو کہ ملک نہ ہمارا ہی نہ تمہارا ہی اسمین کسی کا نہین اجارا ہی مبدع
کن فکان کو اختیار ہی جسی چاہی عطا کری اور جسسے چاہی چہین لے ہم کچھہ
ہندوستان کی سیر کو نہین آئی ہین تمہاری واسطی پیغام دعوت اسلام
لائی ہین دین محمدی کا ڈنکا بجائینگی کفر و شرک کی بنیاد مٹائینگی یا دعوت
اسلام قبول کرو یا میدان مین آکر داد شجاعت کی دو دیر نہ لگاؤ سب اکٹھے جمع
ہو کر متفق آؤ ہمکو اپنی جان کا ڈر نہین تمہاری جمعیت اور کثرت افواج سی
کچھہ خوف و خطر نہین جسوقت ہم جوہر صمصام حیدری دکھائینگی تو لاکھہ کو
ششش و پنج مین لائینگی یہہ فرماکی تہوڑی دیر خاموش رہے پہر قاصدون کو
رخصت کیا اونہون نی اپنی اپنی ٹہاکرون سی مفصل بیان کردیا کفار بد اطوار
حیران ہوئی اپنی اپنی دلونمین نہایت پریشان ہوئی اتفاقاً والی مانکپور کے

دربار مین ایک نائی بی شرم حاضر تہا اوسنی دست بستہ عرض کیا کہ اگر
حکم ہو تو مین سالار مسعود کا بہی جنگ کام تمام کراؤن مگر عوض مین اس کام
کے پرگنہ معاف بہی انعام مین پاؤن یہہ کلام راجاؤن کو بدل وجان پسند
آیا اور خاص والی مانکپور نے پچاس اشرفی دیکر رخصت کیا وہ کئی ایک ناخن گیر
زہر آلود لیکر بستر کہہ مین آیا اور ایک ناخن گیر اونہین مین سی حضرت سالار
کو بطور نذر کی دیکہلایا جناب ممدوح نی وہ ناخن گیر ہاتہہ مین لیکر جو ایک ذرا
انگوٹہی کے ناخن پر لگایا فوراً بسبب آبداری کی گوشت کی اندر اوتر آیا زخم
مین لاانتہا سوزش پیدا ہوئی تاثیر زہر کی ساری جسم شریف مین ہویدا ہوگئی
رنگ چہرۂ اقدس کا زرد ہوا صدمۂ جانکاہ سی تمام بدن سرد ہوا یہہ حال دیکہکر
رفقا گہبرائی زہر مہرہ کہرل مین گہسکر لائی حضرت نی کچہہ اسماء الٰہی دم کرکی
نوش کیا بعد ایک ساعت کی افاقہ ہوا بالکل اثر زہر کا دفع ہوگیا شادیانی
بجنی لگی خیرات جاری ہوئی سلطان الشہدا وسی دم نہائی اور لباس
نفیس اور عمدہ زیب اندام فرمایا اور واقعہ حال ہمنشینون سی لکہوا کر ملک
مین روانہ کیا کہ مبادا آسی کو اندیشی کی راہ مین وسوسۂ شیطانی راہ نہ پاوی
اوس زمانہ مین حضرت کی عمر شریف کل اٹہارہ برس کی تہی اس عمر مین
اونکو خداوند عالم نی جمیع صفات صوری اور معنوی سی موصوف فرمایا تہا
صاحب مرآت مسعودی کہتا ہی کہ مین حیران ہون اوس زمانہ کی لوگ کیسی
سیاہ قلب تہی کہ باوجود مشاہدہ کشف و کرامات کی اوس محبوب الٰہی
کی ولایت اور کرامات پر ایمان نہ لائی تہی اور قرب حضوری سی دور رہتی تہی
مینی تو اس کا تم تالیف کتاب ایکبار اونحضرت کا جمال مبارک عالم خواب مین
دیکہا اوسوقت سی ایک جان کیا ہزار جان سی عاشق ہوا اون کی بدن

حسن عقیدہ زیادہ ہوتا گیا جدائی روضۂ اقدس کی ناگوار ہوئی صفائی شہید سے ہمیشہ خدمت جاروب کشی مین مشغول ہوں الغرض جب عرصی مین حال جانگزا کی ملک کابلہرین مین پہونچی اور حضرت سالار ساہو اور ستر معلی نے مضمون سے آگاہی پائی صدمۂ عظیم ہوا خنجر اندوہ والم سے دونوں کا دل دو نیم ہوا اوسی دن سے ستر معلا کو ایسا صدمہ پہونچا کہ مرض ہیضہ مین مبتلا ہوئین اور بعد بارہ روز کے مر گئین سالار ساہو نے جنازہ اونکا غزنی کو روانہ کیا اور ایک عرضداشت اس مضمون کی خدمت مین شاہ محمود کی بھیجی کہ مین اپنی الملتجانہ کی سبب سے یہان رہ گیا تہا کہ عورت کو کہان لئے پہرون اب وہ بہی قضا کر گئین صدمۂ داغ فراق ہماری دل پر دہ گئین اب مین سالار مسعود کی پاس جاتا ہون مبادا ایسا نہو کہ کوئی دشمن اوسکا سمجہکر دغا دیوے یہہ عرضداشت قاصد کو دیکر اوسیدم طرف ستر کہہ کی کوچ کیا

داستان چوتھی بیان سالار ساہو کا ستر کہہ مین جانا اور انتقال کرنا اور سالار مسعود غازی کا بہرائچ مین کفار چنول سے جہاد کرنا اور جام شہادت نوش فرمانا

صاحب مرآت مسعودی کا بیان ہے احوال سالار ساہو کا اعلان ہے کہ جب ستر معلی نے انتقال کیا اونحضرت نے ملک کابلہر کی حکومت اور ریاست بندگان خیرخواہ سلطان محمود کو سونپی اور خود بدولت مع جاہ و حشمت طرف ہندوستان کی متوجہ ہوئے بعد طی منازل کی قریب ستر کہہ کی پہونچی حضرت سلطان الشہدا واسطے استقبال پدر عالی وقار کی ناکی تک تشریف لیگئے اور ساتھہ تعظیم اور تکریم کی اندر شہر کی لائے اور تین دن ارشاد پائی خوشی کی بجالائے بعد چند روز

روز کی تہورے جاسوس ملک فیروز بیتیہ کی ہاتہہ آئی پابجولان کر کی حضرت
سالار مسعود کی پاس ستر کہہ مین بہجوائی خدام عالیشان نی پہچانا ایک
اونمین سی وہی حجام تہا جو ناخنگیر زہر کا بجہالایا تہا اور دو شخص زنار دار
وہ تہی جنہون نی زین اور لجام مسحر مانکپور سی لاکر رنگ سحر کا جمایا تہا
حضرت سالار ساہو نی فوراً حکم قتل کا دیا جناب سلطان الشہدا نی کہا
دو تین نفر کی مار ڈالنی سی کیا فائدہ ہی چہوڑ دو پہلوان عالی دودمان نے
بیٹی کی خاطر سی قیدیون کو رہا کر دیا لیکن جب تلاشی لیگئی چند خطوط رجوار
کی اونکی کمر و نمین نکلی ہر خط مین یہی مضمون لکہا تہا کہ ایک لشکر ترکون
کا ہماری تمہاری ملک مین آیا ہی انجام سوچنا چاہئی کہ کیا ہوتا ہی اگر غفلت
کروگی تو مفت مین دہرم ناس ہوگا مثل سومنات کی بت توڑی جاینگی
نام تہاکر دوارون کا ستیاناس ہوگا مناسب یہ ہی کہ مسلمانون کو چارون
طرف سی گہیر کر مار لو قصہ تمام کرو اوسیدم پہلوان والا دودمان نے
دو جاسوس کڑہی مانکپور کیطرف بہجوائی وہ دونون نہایت جلد گئی او
کل حال رایان مانکپور کا دریافت کر لائی کہ آج کل اسطرف سی غافل ہین
بیٹی بیٹیا کی شادی مین مصروف اور شامل ہین یہہ خبر پاکر سالار ساہو نی
کوچ کا نقارہ بجوایا سالار مسعود کو اوسجا چہوڑ کر معہ لشکر ظفر پیکر مانکپور کا
راستہ لیا ایک شبانہ روز مین کافرونکی سر پر جا پہونچی وہان سی دو بیرن
لئی ایک کڑہی کی جانب بہیجا ایک مانکپور کو روانہ کیا ترکان غازی نی جاتے
ہی دونو مقام گرد برد کئی ہزارون کفار ماری دونون راجہ زندہ پکڑ لیئی
پہر تو لشکر اسلام غارتگری پر لوٹ چلا مال و منال اور اشیاء کافران شکست خوردہ
ہزیمت یافتہ کا لوٹا اور عورتین خوبصورت صاحب حسن و جمال مہ وش

عدیم المثال اور دختران ماگرہ بند مین بیشمار ہاتھ آئین جوانون نی حکم سالار
ساہو سی آپسمین بانٹ لین ہر ایک سو زر سرور ہو اور بارہ سر ہنکی دکھا کے
لٹیری فتح کر کی سرخروی پائی بعدہ حضرت پہلوان عالی دودمان ملک عبد اللہ
کو کڑی مین حاکم مستقر فرمایا اور انکی دونون راجہ جو قید تہی گلی مین طوق
پاؤنمین بیڑیان پہنا کر پہلی ہی طرف ستر کہہ کی بہجوایا اور قید شدید کی
تاکید لکہہ بہیجی حضرت سالار مسعود نی دونو کو بہرایچ مین سالار سیف الدین
کی پاس بہجوادیا اور اوسطرف جو کفار شکست کہا کر بہاگی تہی اپنی جمعیت کر کی
دوبارہ مقابلہ کیا سالار ساہو نی اونکو بہی لوٹ لیا دو چار دن خوب گہسان
کی لڑائی رہی آخر کو لشکر کفار کی صفائی ہو گئی کسی کافر نسب لے
کو بجز بہاگنی کی کچھہ نہ بن آئی جب مقابلہ کیا شکست فاش پائی منہ کی کہائی ؛
مشرکون کا حوصلہ پست ہوا لشکر اسلام کا بندوبست ہوا پہلوان والا
دودمان ستر کہہ کی جانب پہری اپنی فرزند دلبند سی آکر ملی باہم جنگل مین
شکار کہیلنی لگی ہر قسم کی جانور ہرن نیل گاو وغیرہ صید کرتی تہی ایک دن
وقت نماز ظہر کی شیر ببر کو درخت کی نیچی بیٹہا دیکہا حضرت سالار مسعود
نی بالادستی گہوڑی کو اوٹہایا جب آنکہین چار ہوئین شیر نی بہی نعرہ کر کی
قدم بڑہایا قریب تہا کہ وہ شیر پنجہ مارے آپ نی کلائی اوسکی تہام لی اور
ذو الفقار اسد اللہ الغالب کا ایک ایسا وار لگایا کہ شیر دو ٹکڑی ہو کر
زمین پر گر پڑا دم بہر مین تڑپ کر مر گیا آسمان سی زمین تک سبحان اللہ کا
شور ہوا حضرت پہلوان والا دودمان اپنی فرزند کی اس جرأت پر نہایت
مسرور ہوئی مقام پر پہنچکر بہت سی خیرات کی اور جشن عام برپا کیا ؛
اوسیوقت سالار سیف الدین کی عرضداشت پہونچی جو لفافہ کہولا ہے

مضمون وحشت افزا النظر آیا کہ کافرون نی چار طرف سی نرغہ کیا ہی مجکو
اور میری لشکر کو گھیر لیا ہی جلد کمک بھجوایئی بلکہ اگر مناسب ہو تو آپ خود
تشریف لایئی حضرت سالار مسعود نی عرضداشت کو پڑھ کر رکھدیا اور
پدر عالی مقدار سی رخصت بہرایچ کی طلب کی جب اونحضرت نی بہت
اصرار کیا تو حیلہ شکار کا لیا کہ وہان آب و ہوا مرغوب ہی اور شکار گاہ خوب
ہی چند روز شکار کھیلونگا پھر قدمبوسی مین حاضر ہونگا یہہ سنکر سالار ساہو
نی ناچار خاطر سی اجازت دی آپ نی فوراً کوچ کی تیاری کی پدر سے
بہت الحاح وزاری کی الحاصل جب آپ بہرایچ کی قریب پہونچی تمام کافر حربی
ہیبت کی ماری خود بخود بھاگ گیی سالار مسعود غازی موافق عادت
معہودہ کی شکار کھیلنی لگی ایک دن بتخانہ سورج کنڈ کی پاس آئی فرمایا اس
سرزمین سی بوی وطن آتی ہی دیکھیئی تقدیر کیا لطف دکھاتی ہی اور اصل
سورج کنڈ کی یہہ ہی کہ بہرایچ کی قریب ایک تالاب بہت عمدہ تھا اوسکی
کنارہ ایک شکل آفتاب کی پتھر پر کہود واکر رکھی تہی نام اوسکا بالارکھ مقرر
کیا تھا اور بہرایچ نام پر اوسی کی آباد ہوا تھا ہر اتوار کو مرد و زن جمع ہو کر
آتی تہی ہر قسم کی اجناس و شیرینی اوس مورت پر چڑہاتی تہی خصوصاً
سورج گہن کی دن بڑا میلہ دہوم دہام کا ہوتا تھا اکثر سلطان الشہدا اس بت
پرستی کو ملاحظہ فرما کر متغیر ہوتی تہی اپنی مصاحبون سی کہا کرتی تہی کہ انشاء اللہ
تعالی عنقریب اس کفرستان کو اسلام آباد کرتا ہون بتخانہ بیخ و بن سی اوکھاڑ کر
مسجد کی بنیاد کرتا ہون خدا نی اپنی محبوب کی دعا مستجاب کی جیسا ارشاد کیا تھا
ظہور مین آیا الحاصل بتاریخ ستر وین ماہ شعبان سنہ ۴۲۳ ہجری کو وہ حضرت
بہرایچ مین داخل ہوئی دوسری مہینی عرضداشت عبد الملک کی آئی کہ

٢٥ پچیسوین ماہ شوال کو حضرت سالار ساہو بعارضۂ درد سر غریق رحمت الٰہی
ہوئی سلطان الشہدا یہہ سنتی ہی بیہوش ہو گئی بعد ایک ساعت کی
جب ہوش آیا تو آیہ انا للہ و انا الیہ راجعون زبان مبارک سی فرمایا اور ساتھہ
کمال ضبط کی پروانہ حکومت ستر کہہ کا مع خلعت بنام عبدالملک فیروز
جاری کیا دس دن تک عزا داری اور فاتحہ خوانی مین رہی بعدہ بطریق
معہود کاروبار رعیت پروری اور شکار افکنی مین مشغول ہوئی مگر اکثر سخنان
عبرت آمیز حسرت انگیز زبان مبارک پر لاتی تہی اور کبہی اس حدیث شریف
کی تلاوت فرماتی تہی قال النبی صلعم کن فی الدنیا فانک غریب او
عابری سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور یعنی رہ دنیا مین
مسافر رونده راه اور شمار کر نفس اپنی یاران قبور مین پس بعد تین مہینی کی
ہلال محرم دیکہا سال نو آیا بزم عیش و طرب کو برپا کیا سب امیرون اور مصاحبون
کو عطر عنایت ہوا اور طرح طرح کی کہانی کہلوائی شام سی دوپہر دن تک
جشن عام رہا بعدہ بزم عیش برخاست کر کی تجدید وضو کی اور نماز جماعت
پڑہائی پہر سب کو رخصت کر کی قیلولہ فرمایا کیا دیکہتی ہین کہ سالار ساہو بیٹہی
خیام فلک احتشام مع لشکر عظیم کنارہ دریای گنگ رونق افروز ہین جو
سراپردہ اوٹہا کر داخل ہوئی سامان کتخدائی نظر آیا ستر معلائی سہرہ سر پر
باندہا اور بدہی گلی مین ڈالی اور کہا کہ مینی تیری شادی کا سامان کیا ہی
اتنی مین شادیانی بجنی لگی ناچ ہونی لگا اس شور و غوغا سی حضرت کی آنکہہ
کہل گئی ہنگام ظہر قریب پایا وضو کر کی نماز ظہر ساتھہ جماعت کی ادا کی پہر زبدۂ
علما اور درویشونکی خواب بیان کیا کتاب تعبیر خواب مین ستروین فصل مین
نشان تعبیر کا پایا کہ جو ایسا خواب دیکہی مرتبہ شہادت کا پاتا ہی حضرت بیساختہ

بشاش ہوئی سجدۂ شکر بجالائی پہر فرمایا کقولہ تعالیٰ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ
یہی سعادت اوس شخص کی کہ شربت شہادت کی حلاوت پاوی حیات
ابدی اور وصل سرمدی ہاتھہ آوی حق تعالیٰ ہمکو اور ہمارے دوستونکو میراث
اسد اللہ الغالب اور ائمۂ معصومین کی پہونچاوی اسی گفتگو مین دن تمام
ہوا دوسری دن ایک ایلچی راجہ کا مع نامہ در دولت پر آیا [illegible]
خدمت سلطان الشہدا مین حاضر کیا وہ ایلچی آداب شاہی بجالایا نامہ نذر
گذرانا حضرت نی لفافہ چاک کرکی خط کو ملاحظہ فرمایا صاف یہہ مضمون لکھا
پایا کہ ای رئیس لشکر اسلام و سردار نیک نام سلامت بعد تشکر کی واضح
رای ہو کہ یہہ ملک ہماری باپ دادی کا ہی آج تک کسی مسلمان نی ایسا حوصلہ
نہین کیا سکندر ذوالقرنین قنوج تک آئی دختر کید والی قنوج کو لیکر چلی گئی
اور سلطان محمود غزنوی اور آپکی والد ماجد نی بہی اسطرف توجہ نفرمائی آپکو
بدون اطلاع تشریف لانا نامناسب تہا خیر اگر کم سنی اور ناتجربہ کاری
کی واسطی سیر اور تفریح طبع کی تشریف لائی تو اچھا کیا ہماری سر آنکھون پر
چند دن کیطرح رہو رعیت آزاری نکرو اور جو ہوای ملک گیری دماغ مین
سمائی ہو تو خیال خام سی باز آؤ جلد غزنی کی طرف کوچ کرو تاب مقاومت و
مقابلہ نہوگی یہان کثرت افواج جنگی حد سی زیادہ ہی قریب آٹھہ لاکھہ سوار اور
پیادہ ہی سوا اسکی رجواڑو سی بہی کمک آئیگی آپکی فوج بہاگنی کی جگہہ نپاویگی
والسلام خیر ختام یہہ عبارت پڑہتی ہی سلطان الشہدا مانند شیر ببر غ-
ضبناک ہوئی پہر غصہ ضبط کرکی جواب لکھا کہ ای سرگروہ لشکر کفار و ای
سرمست بادۂ نخوت و پندار آگاہ ہو کہ ہم واسطی جاری کرنی دین محمدی
کی اس ملک مین اور پندرہ لاکھہ مجاہدین جرار کو ہمراہ لائی ہین اگر دعوت

اسلام قبول کریگا تو البتہ امان پاویگا نہین تو گہر بار تیرا ناراج ہو جاویگا جب
ہم نہ کہین تو کی بھاگ نہ سکیگی و تہا تیغ کی تجھکو اور تیری لشکر کو راہ جہنم دکہاوینگی
تہوڑی سی تحریر بہت سمجہنا پس یہہ عبارت لکہہ کر خط کو ملفوف کیا اور لب
ملک نیکدل کو دیکر روانہ فرمایا جس وقت قاصد حضرت کا رجوار ڑونمین پہونچا
اور نامہ سلطان الشہدا کا پڑہا گیا ہر ایک راجہ نی خیالی پلاؤ پکایا ملک
نیکدل کو رنگ ڈہنگ محفل کا کچہہ پسند نہ آیا رخصت ہو کر خدمت سلطان
الشہدا مین آئی اور کلمات لاوبالی کفار نابکار کی دوہرائی دوسرے دن کفار
حرام خوار مواشی لیکر اسلام کی جنگل سے بہگا لیگئی اپنی موت کا پیغام دیگئے
حضرت کو یہہ خبر سنکر غصہ آیا عرق سی جسم مبارک تہرایا فورًا امیران لشکر
کو جمع کیا مجاہدونکا جائزہ لیا ایکدم مین قریب لشکر کفار جا پہونچی ادہر سے
وہ بہی مقابلہ کو بڑہے گو کہڑو اپنی راہ مین بچہائی آتشبازی گاڑی گہوڑے
بڑہا کر کاوی پر لگائی ترکان دلاوری عادت کی موافق دہاوا کیا اونہون
نی آتشبازی کی زد پر بہادرونکو رکہہ لیا توپنی اور بان داغ داغ کر برابر
وار کیا ادہر گو کہڑو کی نوکون نی گہوڑونکی سمون کو فگار کیا سوار پیدل ہوگئے
اکثر مجاہد جان سی ہاتہہ دہو گئی جناب ممدوح کو جب جعلسازی اونکی معلوم
ہوئی اور غازیونکی جانبازی مفہوم ہوئی تہوڑا لشکر وہان چہوڑا اور تہوڑے
غازیونکو ساتہہ لیکر کفار کی پشت کیطرف موڑا فوج مخالف پر ٹوٹ پڑی
شام تک خوب سا دل کہول کر لڑے آخر کو فوج کفار تاب مقابلہ کی نہ
لائی شکست فاش کہا کر پشت دکہلائی غازیون نی مال غنیمت پایا —
شہیدون کی لاشونکو دفنایا سات دن لب دریا کتہلا مقام کیا پہر کوچ
کرکی قریب سورج کنڈ زیر درخت مہوہ آرام کیا بعد ایک ساعت سنگے

میان رجب کوتوال کو بلایا وہان پر باغ جدید اور زیر درخت مہوہ چبوترہ
وسیع بنوانیکا حکم فرمایا پہر روانہ طرف بہرائچ کی اوسی روز ہوئی اپنی
مقام معہود پر مع رفقا رونق افروز ہوئی دوسری دن ایلچی راجو کید اسن
اور نامہ برای گوبیند داس کا آیا ہر ایک سوغات اور نذرانہ اور پیغام
قبول اسلام اپنی اپنی راجہ کیطرفسی لایا پہر دونو ایلچی خود بہی اسلام لائی
حلقۂ بندگان مسعودی مین آئی حضرت نی اونہین خلعت فاخرہ دی کر
رخصت کیا اور ایک ایک نامہ دستخطی واسطی تشفی کی دیا ہر ایک خط مین
یہہ مضمون اشفاق لکہا تہا گویا فرمان آزادی دوزخ کا ملا تہا اونہین دنون
مین بعضے رجواڑی ظاہر مین رجوع ہوئی ہر چند باطن مین فکر جنگ سی غافل
نہ تہی انہین معاملات مین تین مہینی کا عرصہ گذرا باغ جدید سو بگہہ کی وسعت
مین تیار ہوگیا گاہ گاہ واسطی تفریح طبع اقدس جاتی تہی انواع کلمات عبرت
آمیز و حیرت انگیز زبان مبارک سی فرماتی تہی کہ تہوڑی مدت مین یہان سی
ظلمت کفر کافور ہوگی یہہ سرزمین نور اسلام سی روشن ضرور ہوگی اوس زمانہ
مین محبوب رب العالمین کا سن شریف اونیس ۱۹ برس کا تہا اس سن مین
خداوند عالم نی جمیع کمالات اور صفات سی موصوف کیا تہا الحاصل جو
کفار ناہنجار شکست کہا کر بہاگی تہی اونہون نی اطراف و جوانب کے رجواڑون
مین نامی بہیجی کہ ایک لڑکا بزور شمشیر ملک ہمارا ہی تمہاری باپ دادا کا لیتا
لیتا ہی ہزارون کو اپنی شجاعت اور بہادری سی شکست دیتا ہی شریک
ہونا تمہارا اور تدارک اس جنگ کا ضروری ہی غفلت اور بی پروائی سبب شجاعت
اور بہادری سی دور ہی جسوقت نامی اس مضمون کی رجواڑون مین پہونچی تمام
راجہ نامو ہندوستان کی غیرت سی کانپنی لگی مانند مور و ملخ کی نواحی

بہرائچ کو گھیرا اور حضرت سلطان الشہدا کو پیغام جنگ بھیجا آپ نے بلا تذ
سی حال اپنی شہادت کا ظاہر ہوگیا تمام مجاہد اور انصار اہل یقین کو
جمع کیا اور ہر ایک کی جانب خطاب فرمایا کہ آج تک تمہنی حق رفاقت
خوب ادا کیا اب عجیب ہنگامہ محشر نظر آتا ہی دیکھئی مقدر کیا دکھلاتا ہی جو
کچھہ ہمنی سہوًا تمہاری خطا کی ہو معاف کرو یا قصاص لیلو جسکو شوق شہادت
ہو میرا ساتھہ دی نہیں تو زاد راہ لیکر اپنی وطن کی راہ لی سب نے متفق ہوکر
جواب دیا کہ ہم وطن سے ساتھہ آئی ہین آپکی ذات مقدس سی طرح طرح کی لطف
اوٹھائی آرام پائی ہین انشاء اللہ تعالی راہ خدا مین سر کو کٹائینگی آپ کی
بدولت درجہ شہادت بھی پائینگی حضرت سلطان الشہدا یہہ سنکر مسکرائی
پہر دونو ہاتہہ مناجات کو اوٹھائی کچھہ کلمی راز و نیاز کی بارگاہ خدا مین
عرض کیئی اور کچھہ کلمات عبرت آمیز زبانسی جاری ہوئی پہر جو کچھہ نقد و جنس
وہان پر موجود تہا جوانان نامدار اور امیران ذوالاقتدار کو تقسیم کردیا
جب تعلقات دنیوی سی فراغت پائی تجویز جنگ کی اور چوکسی فوج اسلام
کی اسطرح فرمائی کہ دس ہزار جوانان جنگی تلاوا پہرین شب بہر اپنی لشکر
کی چوکسی کرین صبح دم ہنگام زور آزمائی ہی بڑی گہمسان کی لڑائی ہی یہہ
فرماکر رونق افروز مکان خلوت ہوئی حسب معمول مشغول بندگی و عبادت
ہوئی اوسی شب پچہلی پہر فوج کفار کر دوڑ ہا آپہونچی اسطرف جو بہادر چوکسی
پر مقرر تہی اونسی لڑائی شروع ہوگئی آپنی فورًا سالار سیف الدین
کو بالشکر جرار بہیجا اونہون نی جاتی ہی کفار کا مقابلہ کیا یہان آپ نی
غسل کرکی پوشاک بدلی نماز سحری بجالا رجوع قلب ادا کی پہر ذوق شہادت
دلمین سمایا شمشیر حیدری کو چوم کر اوٹہایا اسپ نادہ جنگ پر سوار ہوئی

خوشی خوشی روانہ میدان کارزار ہوئی قریب سورجکنڈ کی پہونچی زرہ بردر جسمت
مہوہ باغ لوار آستہ مین ٹھہری بعد ایک ساعت کی سامنی اعدای دین
کی آئی کچھ کلمات ہدایت آمیز واسطی اتمام حجت کی فرمائی کہ ای گروہ کفار
آگاہ ہو مین اولاد علی ابن ابیطالب صیغم ضرغام ایزدی غالب کل غالب ہون مجھہ پر
فتحیاب ہونا دشوار ہی قبضہ قدرت مین میری حیدری تلوار ہے دعوت اسلام
کو قبول کرو اپنی جانین عبث نہ ہاتھہ سی دو الحاصل کفار نابکار اصلا راہ
پر نہ آئی سب نی ملکر حضرت محبوب سبحانی پر تیر برسائی اوسوقت حضرت
نی بھی تلوار حیدری کھینچی گھوڑے کی باگ اوٹھائی شیرانہ قلب لشکر مین گر پڑی
جنگ خیبر وصفین کی یاد دلائی تین شبانہ روز جنگ عظیم رہی ہزارون جرار
طرفین کی ماری گئی کسی جانب ہزیمت نہوئی جوانان غازی پروانہ وار
شمع حسام پر گرتی تہی اور جب بڑہتی تہی تو لشکر کفار کو کوسون بہگا کر
پہرتی تہی دو حصہ لشکر اسلام کام آیا سب نی درجہ شہادت کا پایا اور
ایک حصہ جو باقی رہا زخمون مین چور چور تہی بادہ شوق شہادت مین مخمور
تہی اوسوقت حضرت سلطان الشہدا واسطی نماز ظہر کی گھوڑے سے اوتر
وضو کرکی عبادت مین مشغول ہوئی نماز جماعت کی پڑہائی ادای فریضہ سی
فراغت پائی پہر سجادہ سی اوٹھہ کر سالار سیف الدین کو دفن کرایا اور جملہ
شہدا کو سورج کنڈ مین اور گرد نواح کی کنوونمین ڈلوایا تا برکت شہادت سے
ظلمت کفر دور ہو جای اور کوئی کافر شہیدونکی اجسام طاہرہ کو دست ناپاک
بہی نہ لگای پہر نماز ہدیہ واسطی سب شہیدونکی بجالائی اور بہادران لشکر
کو ہمراہ لیکر سامنی کفار ناہنجار کی آئی بڑی گہمسان کی لڑائی ہوئی ہزارون
صفون کی صفائی ہوئی اوسطرف سی رای سہر دیو اور مہر دیو نی دہاوا کیا

غازیون لشکر اسلام نی بہجوت وبہ اس اوس سب سی مقابلہ کیا ناگاہ ایک تیر
قضا طرف سلطان الشہدا کی آیا زبان اوپر تالو نوکر شہرگ کی پار ہوگیا ٭
خدام نی ہاتون ہاتہہ گہوڑی سی اوتارا اور زیر درخت مہوہ بستر پر لٹادیا ٭
سکندر دیوانہ روتا ہوا آیا حضرت کا سر مبارک اپنی زانو پر رکہا آواز گریہ سے
آپ نی آنکہین کہولدین اور مسکرا کی کلمۂ توحید زبان پر لائی آخر کار طائر
روح نی قفس جسم سی پرواز کیا روضۂ رضوان کا سید بار استہ لیا کما قال
النبی صلعم الموت جسر لتوصل الحبیب الی الحبیب یعنی موت مثال
پل کی ہی واسطی پہنچانی دوست کی طرف دوست کی الحاصل ابتدای چہٹا
تیرہوین رجب المرجب کو ہوئی اور بروز یکشنبہ وقت عصر ہوئی ہوین تاریخ ماہ مذکور
کو بدرجہ شہادت فایز ہوئی باقی ماندہ جوانان نوخاستہ شام تک خوب لڑی
سب درجہ شہادت کو فایز ہوئی سکندر دیوانہ بہی تیر کا نشانہ ہوا آخر کو
طرف ریاض جنان کی روانہ ہوا اور جو حضرت کی سواری کی گہوڑی تہی وہ بہی تیر
کہا کر اپنی مولا کی قدم کی تلی جان بحق تسلیم ہوئی بعد ازان کفار نابکار نی ہر چند
حضرت کی لاش کو تلاش کیا عالم الغیب نی اونکی نظر وسنی چہپا دیا بعد ازان
رجواڑون نی باہم مشورہ کر کی اپنی ڈیرہ کی راہ لی سہر دیو بعد شہید کرنی حضرت
سلطان الشہدا کی جب سویا قریب نصف شب او نحضرت کو خواب مین دیکہا
کہ متصل اوس کافر کی کہڑی ہوئی مسکراتی ہین اور کلمات عبرت امیز زبان
مبارک سی فرماتی ہین کہ ای ملعون مجکو قتل کر کی یہ ثمرہ پائیگا کہ کل صبح کو
سید ابراہیم کی ہاتو سنی تو بہی مارا جائیگا الحاصل اسطرف جو لوگ کہ زخمی
ہوئی تہی اونہون نی جرأت دیکہائی میر سید ابراہیم کو بہرائچ مین خبر پہونچائی
کہ تم یہان بیٹہی کیا کرتی ہو حضرت محبوب الہی نی مع رفقا جام شہادت

نوش فرمایا بمجرد دیکھنے اس واقعۂ جانکاہ کی میر ابراہیم کو غش آیا بعد ایک ساعت
کی جب ہوش مین آئی تو تمام رفیقون کو جمع کر کی یہ کلمات عبرت آمیز فرمائی
کہ دنیا ناپائدار ہی اسکو ثبات اور قرار نہین حیات مستعار کا کچھہ اعتبار نہین
بشر کو وہ کام کرنا چاہیی جسمین کچھہ نام رہی جہان فانی مین شجاعت اور دلیری
کا تذکرہ مدام رہی ہم تو اپنی مالک کے خدمت مین جاتے ہین راہ
خدا مین اپنا سر کٹاتی ہین اگر تم سب بھی ہمارا ساتھہ دو تو بہتر ہی نہین تو تمکو
خدا کو سونپا اپنا کوچ دار السلام کو مقرر ہی سب نی کہا کہ جو کچھہ آپ فرماتی ہین
ہمکو بھی قبول ہی لیکن شب تاریک مین جہاد کرنا فضول ہی یہہ مصلحت نہایت
پسند آئی شب آہ و زاری مین بسر کی آخر شب سید ابراہیم کی جو آنکھہ جھپکی عالم
رویا مین عجب کیفیت چشم حق بین نی دیکھی ایک کوہ عظیم الشان مثل تختۂ
بہشت برین نظر آیا سر کوہ حضرت سلطان الشہدا کو ایک تخت مرصع پر جلوہ
افروز پایا اور گرد اونکی سب شہید خرم و شادمان بیٹھی ہین اور لباس نفیس
زیب قامت کئی ہوئی ہین سید ابراہیم نی چاہا کہ مین بھی حضرت کی قدمبوسی سے
مشرف ہون اور بزم شہدا مین شریک ہو کر بیٹھون حضرت سلطان الشہدا
نی ارشاد کیا کہ تعجیل نکر صبحدم تو بھی لایق ہماری مجلس کی ہو جائیگا یہہ کہکر
اسپ مادۂ خنگ پر سوار ہو کر ایک جانب کو چلی سید ابراہیم بھی ہمراہ ہولیے
اثنای راہ مین حضرت نی فرمایا کہ اب تو جا اور ہماری وجود ظاہری اور سکندر دیوانہ
کی لاش کو دفن کروا بعدہ میر قاتل سہر دیو کا کام تمام کر شجاعان جہان مین اپنا
نام کر ہنوز سخن ناتمام تہا کہ سید ابراہیم کی آنکھہ کہل گئی بیدار ہوئی فوراً غسل
کیا اور لباس نفیس معطر زیب قامت کر کی سوار ہوئی موافق رویای صادقہ
کے عمل مین لائی بلدار لشکر کی ہمراہ لیکر قریب شہادتگاہ آئی سوای لاشون

کی کو سونتک اور کچھہ نہ پایا مگر سگ سلطان الشہدا کہ سنکل نام تہا محافظ
نظر آیا قریب پہر دن چڑہی کی کار شہدا سی فراغت پائی متصل لسکندر دیوانہ
کی ایک قبر اپنی لیے بہی بنوائی ناگاہ لشکر کفار آپہونچا سہر دیو نی سامنا کیا
سید ابراہیم کی مراد دل بر آئی اوس کافر کو فوراً راہ جہنم کی دکہائی گہوڑا چمکا
کر آگی بڑہی لاشو پر لاشی گرائی آخرکار کثرت جراحت سی غش ہوکر زمین پر
تشریف لائی جان بحق ہوئی جام شہادت کا نوش کیا مردمان سپاہ نی قبر
نو ساختہ مین دفن کر کی فاتحہ خیر پڑہا بعدہ تمام اعوان اور انصار سب شہید ہوگئے
ایک بہی زندہ نہ رہا تواریخ مین لکہا ہی کہ یہہ حادثہ عجیب و غریب مصیبت افزا
بروز یکشنبہ چودہوین رجب المرجب سنہ ۴۲۴ھ ہجری مین گذرا اور خواجہ ابو محمد
چشتی بہی ہمرکاب جناب سلطان الشہدا اوسی معرکہ مین شہید ہوگئے راوی
کہتا ہی کہ جناب ممدوح کی معرکہ مین پانچ کرور باون لاکہہ چہتیر ہزار سات سے
بتانوی کفار تہی سب کے سب فی النار ہوئی اونمین سی ایک بہی اپنی گہر مین زندہ
پہر کر نہ گیا اور نہ لشکر اسلام مین سی ایک متنفس زندہ رہا سوای چند خدمتگار
اور دو چار غلام جو زخمی پڑہی رہ گئی تہی خدا کی فضل سی جب صحت پائی تو
اون مخلصان بارگاہ کو مجاوری روضہ منورہ کی پسند آئی بعد تہوڑی مدت
کی حاجی احمد اور حاجی محمد افسران فوج سالار ساہو کہ قدامت رکہتی تہی شہر کہہ
سی واسطی زیارت کی آئی اور زندگی بہر مجاورت اختیار کی فقط اب
یہاں سی صاحب تاریخ فیروز شاہی نی کچھہ حال مسعود ثانی کا لکہا ہی واسطی
رفع اشتباہ عوام الناس کی ذکر اوسکا بہی مناسب ایسی جانا ہی کہ حضرت
سلطان الشہدا کی شہادت سی دو برس پیشتر حضرت سلطان محمود غازی
بہشت برین مین پہونچی سلطان محمد نسیر کوچک تخت پر بیٹہا اور پسر بزرگ

سلطان مسعود خبر پاکر عراق سی مع افواج جنگی غزنی مین آپہونچا چھوٹی بہائی
کو گرفتار کر لیا اور آنکھوںمین نیل کی سلائیان پہر وا کر قید کیا بعد چند سال
کی شلجوقیون نی ملک چہینا تین دن جنگ عظیم رہی آخر کو سلطان مسعود
طرف ہندوستان کی بہاگا ہواخواہان سلطان محمد نابینا نی موقع خوب پایا
اور سلطان مسعود کو بدرجۂ شہادت پہونچایا اوسوقت مین عمر اونکی پینتالیس
برس کی تہی اور نو برس سلطنت کی پہر دوبارہ سلطان محمد تخت پر بیٹھا
سلطان مودود پسر سلطان مسعود نی باپ کا بدلا لیا ملک اپنی باپ کا تصرف
مین لایا خداوند عالم نی جسکا حق تہا اوسکو پہونچایا نو برس بادشاہی کی
آخر کو راہ جنت الماوا کی لی بعد اوسکی سلطان علی چہوٹی بہائی نی سلطنت پائی
بعد دو مہینی کی عبدالرشید ابن سلطان محمد کی نوبت آئی بعد دو نیم سال کی
طغرل غلام سلطان محمود نی اوسکو مارا اور سوا اوسکی گیارہ شہزادوںکا بجرم
وخطا سر اوتارا بعد چالیس دنکی ایک ترک محمودی نی طغرل کو بہی مارا وہ بہی اپنی
سزا کو پہونچا الحاصل جس دن سی سلطان الشہدا نی غزنی کو چہوڑا انواع انواع
فتنہ و فساد خاندان محمودی مین پڑا اور اکثر عوام الناس مردم نافہم سلطان مسعود
شہید کو سالار مسعود کہتی ہین بادشاہ جابر کو محبوب رب العالمین سی عبث
نسبت دیتی ہین سبحان اللہ چہ نسبت خاک را بعالم پاک الحاصل بعد شہادت
حضرت سلطان الشہدا مظفر خان نی بہی قضا کی اور اولاد اونکی اجمیر سے
نکالدی گئی دو برس تمام اقلیم ہند مین بت پرستی جاری رہی اور مسلمانونکی
نسبت نہایت ذلت وخواری رہی بعد ازان اوسوقت قطب المشایخ حضرت
خواجہ معین الدین چشتی کو در عین طواف کعبہ آواز آئی ہاتف غیبی نی ہدایت فرمائی
کہ یہانسی مدینہ منورہ کے طرف جاؤ جو کچھہ ہمارا حبیب حکم کری تابعداری کرنا

اوسکو عمل مین لاؤ وہ حضرت حسب الحکم عالم الغیب قبر حضرت ختم المرسلین
پر پہونچی اور بعد بجالانی آداب زیارت اور سلام کی منکشف مدعا ہوئی
ہواز آئی کہ حق تعالی نے ملک ہند کو تمہاری سپرد کیا ہی اور اجمیر مین تمکو اور
تمہاری مریدون کو حکم اقامت دیا ہی پس خواجہ ممدوح فوراً روانہ منزل مقصود
ہوئی اور عہد رای پہتورہ مین باجاہ وحشم ملک اجمیر مین پہونچی بندگان
خدا نور ولایت مشاہدہ کرکی ایمان لائی اور ہزارون راہ کفر وضلالت چہوڑ
کر جادہ مستقیم دین اسلام پر آئی یہانتک کہ اجیپال جوگی پیر رای پہتورہ بہی
مرید ہوا مگر رای پہتورہ کو بسبب اپنی سیاہ قلبی کی بغض وعناد شدید ہوا
حضرت خواجہ موصوف نی پہلی تو بہت سا سمجہایا آخرکار کلمہ بددعا اوسکی حق
مین فرمایا کہ یہہ کافر دست مسلمان سی مارا جائیگا اور پہر کوئی کافر قیامت تک
سلطنت ہند کی نپائیگا اونہین روزونمین سلطان معز الدین عرف شہاب الدین
غوری غزنی سی پیدا ہوا اور رای پہتورہ کو میدان دہلی مین قتل کیا او قطب الدین ایبک
کو تخت دہلی پر جلوہ افروز فرمایا اور وہ جوان بخت استمداد باطن خواجہ معین الدین
چشتی سی تمام ملک ہند کو تصرف مین لایا میر سید حسین مشہدی عرف سید حسین
خنگ سوار کو حاکم اجمیر کیا اور حسب رای خواجہ صاحب اوسکو کل سیاہ وسفید کا
اختیار دیا میر ممدوح نی مسلمانون کو بسایا بنیاد کفر کو مٹایا آخر کار جام شہادت
نوش کیا یاد خدا مین کل عالم کو فراموش کیا غازیون نی قلعہ اجمیر پر مرقد
شریف اوسکا بنایا آج تک وہ زیارتگاہ ہی طرح طرح کا فائدہ خلقت نی پایا پہر
حضرت معین الدین چشتی کو بہی سیر ریاض جنت دل سی بہائی بتاریخ سیم ماہ
رجب المرجب ۶۳۳ ہجری کو وفات پائی ۵

داستان پنجم ۵
بیان مین کرامات حضرت سلطان الشہدا کے

جو بعد شہادت ظہور مین آئی اور تیار ہونا روضۂ مطہرہ کا — جبوقت قلب
ہند غلبۂ ظلمت کفر سی بی رونق ہوا خداوند عالم نی نور ولایت سلطان الشہدا
سی منور کیا جیسا کہ اول جسم حضرت آدم علیہ السلام کا مانند جمادات کی پڑا تہا جب
روح اوسمین پہونکی پہلی دل مین جگہ پائی پہر ناف تک پہونچی پہر جنک تک
آئی بعد ازان تمام بدن مین پہیلی تب پہر خدا نی اپنا نور اور رونق بخشی اور فرشتون
کو حکم سجدہ کا دیا اسی طرح سواد ہند کا دہلی دل ہی جسمین سالار مسعود دہلی
آئی پہر ستر کہہ ناف ہند ہی اوسکی متصل بہرائچ مین تشریف لائی اور اونکی
وابستہ اور مریدون نی تمام اجزای ہند مین جگہ پکڑی مغرب سی مشرق تک
نور ولایت سلطان الشہدا سی ظلمت کفر دور ہوئی اہل اعتقاد نی زمین خدمت
کو بوسہ دیا گویا کہ سجدہ کیا سیہ قلبون نی ننگ سمجہا الحق خداوند عالم نی ہر ایک
اقلیم سی سواد ہند کو بزرگ گردانا کہ دوسرا خانۂ کعبہ اقلیم ہند مین بنا دیا
شعر یک طواف روضۂ سالار مسعود ۂ اشرف ہفتاد حج اکبر است نقل
صاحب مرآت مسعودی کا بیان ہی اور ملا محمد غزنوی کی خواب کا بہی واحد
عنوان ہی کہ ایک دن عین چلہ کشی مین خیال فاسد آیا کہ حضرت سلطان الشہدا
نی نزدیک خدا کی کیا مرتبہ پایا اتفاقاً درمیان ماہ رمضان المبارک کی جو اسی
نوہم اور خیال مین خواب آیا آپکو عین بیت المقدس مین قریب ایک قبر منور کی
کہڑا پایا ناگاہ وہ قبر شق ہوگئی اور جناب سلطان الشہدا باہر تشریف لائی فقیر
نی باشتیاق تمام قدوم سعادت لزوم اپنی آنکہونسی لگائی بعدہ حضرت مسکراتی
ہوئی باہر نکلی خدام بارگاہ نی دو گہوڑے حاضر کئی ایک پر خود سوار ہوئی بہرائچ
کیطرف گرم رفتار ہوئی دوسری پر مجکو اشارا فرمایا میری مکان تک مجکو پہونچا
الحق جناب سلطان الشہدا کی قدر و منزلت تحریر اور تقریر سی باہر ہی مگر وہ

خوب جانتا ہی جو اس نعمت سی ماہر ہی **حکایت دوم** صاحب مرآت
مسعودی سی روایت ہی نسب نامہ سلطان الشہدا کی حکایت ہی ایک دن
ہنگام تصنیف کتاب مرآت مسعودی کچھہ نسب نامہ عالی مین اشتباہ ہوا اختلافات
احوال راوی سد راہ ہوا ناگاہ حضرت سلطان الشہدا خواب مین تشریف لائی
اور فرمایا کہ ہمارے ساتھہ چل تا رفع شک ہوجاوی فقیر بہی حسب الحکم والا اوٹھہ
کھڑا ہوا ہمراہ رکاب دار السلام مین پہونچا اونحضرت نی سالار ساہو سی تا محمد
حنفیہ غازی سب بزرگون کو گنوا دیا پہر زیارت کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی
چلی ایک دم مین دروازہ بیت اللہ پر جا پہونچی وہان دیکہا کہ حضرت بیٹھی ہین
اور دوش مبارک پر فاختی ردا ہی اور ایک پیر مرد نورانی چہرہ سامنی کہڑا ہی
اوس شخص نی مجکو دیکھہ کر اعتراض کیا پیری مریدی کا ذکر چھیڑا کہ نہین معلوم
سلسلہ پیری مریدی کا کس سی شروع ہوا ہی اور کونسی نص قرآنی دلیل ہی
جو اسکو رواج دیا ہی فقیر نی آیہ وافی ہدایہ انّ الّذین یبایعونک انّما
یبایعون اللہ فوق اید یھم پڑہ کر سنایا پہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف
اشارہ کیا کہ انسی ہمنی طریقہ پیری مریدی کا پایا وہ پیر مرد سرنگون ہو فقیر
آگی بڑہا قدم بوسی حضرت علیؑ کی بجا لایا حضرت نی چہاتی سی سر لگایا پیٹھہ
پر ہاتھہ رکہا حضرت سلطان الشہدا کی دوستی مین یہہ رتبہ پایا کہ جانشین
محمد مصطفے صلعم نی اپنی گلی سی لگایا و آلا آین فقیر کی کیا اصل و حقیقت تہی
شعر
گر بار ہی شاہ جوانان مین گدائی کمترین ؛ بی حقیقت کی حقیقت سی
حقیقت دار سی ؛ **حکایت** لکہا ہی کہ جب حضرت سلطان الشہدا نی
شہادت پائی بعد تہوڑی دنونکی موضع نگر اونسی ایک بانجہ عورت آئی عقب
مین اوسکا شوہر بہی آیا اور کچھہ شیرینی بہی واسطی نذر خدام والا کی لایا پہر

بہ نیت خالص زن وشوہر نی چوکہٹ روضۂ منورہ کی چومی اور تولد فرزند
نرینہ کی دُعا مانگی روح پر فتوح حضرت سلطان الشہدا کی برکت سی دعا مستجاب
ہوئی گھر جاتی ہی وہ عورت کامیاب ہوئی بعد نو مہینے کے چاند سا بیٹا پیدا ہوا
باپ اوسکا سو جان سی جناب ممدوح کا شیدا ہوا اوس تاریخ سی وہ شخص معہ
زن و فرزند اور خویش واقربا ہر شب دوشنبہ کو واسطی زیارت کی آیا کیا کیا

حکایت سوم نقل ہی کہ سید رکن الدّین اور سید جمال الدین دونو بہائی
تازہ ولایت ردولی مین آئی تہی اور سید رکن الدّین دو بیٹی نیک سیرت اور سید
جمال الدّین ایک بیٹی دوازدہ سالہ خوبصورت ہمراہ لائی تہی کہ شکل وشمایل مین
رشک حور تہی مگر بینائی چشم سی معذور تہی نام اوسکا زہرہ تہا تمام عالم مین
اوسکی حسن کا شہرہ تہا اتفاقاً چند اشخاص اہل یقین بہرایچ سی وہان پہونچی
حضرت سلطان الشہدا کی کرامت کی ذکر ہونی لگی کہ اونحضرت کی بارگاہ سی
دادخواہونکی داد ملتی ہی اہل حاجت کی تمنا بر آتی ہی مراد ملتی ہے جو مریض روضۂ انور پر آتا ہے
شفا پا کر اپنی گہر کو جاتا ہی یہہ سنکر سید جمال الدّین نہایت شاد ہوئی اوس
محبوب رب العالمین سی طالب امداد ہوی کہ اگر اس سال مین زہرہ کی آنکہین
کہل جائین تو ہم روضۂ مقدس کو پختہ بنوائین پہر زہرہ کی سامنی بہی یہی
بیان کیا حضرت کا نام ونشان اور خوارق کا اعلان کیا اوسکو نام سنتی ہی
عشق باطنی پیدا ہوا آخرش نتیجہ محبت کا اسطرح سی ہویدا ہوا کہ ایک روز حضرت
سلطان الشہدا تشریف لائی اور سامنی زہرہ کی کہڑی ہو کر چند کلمی اسطرح
فرمائی **بیت** طالب ہی تو جسکی وہ تیری پاس کہڑا ہی ؏ بیفائدہ اب تلک تو دہر برباد
و بکا ہی ؛ یہہ بات سنتی ہی زہرہ مضطرب ہو کر زار زار رونی لگی دونون ہاتھ
اوٹہا کر درگاہ قاضی الحاجات مین اسطرح دعا مانگی کہ ای بارخدایا واسطہ اپنی

حبیب سلطان الشہدا کا میری آنکھونمین روشنی عطا کر جمال محبوب دکہا
رنج فراق محبوب سی رہائی دی نہین تو مجکو اس مصیبت کدہ سی اوٹہالی
اوسوقت دریائی رحمت الٰہی جوش پر آیا زہرہ کو بینا کر کی جمال محبوب
دکہایا جو نہین حضرت سالار مسعود غازی پر بی بی زہرہ کی نظر پڑی پہلی
تو بیہوشش ہوگئی جب ہوش آیا تو خاک قدم آنکھونسی ملی یکایک آپ
اوسکی نظر سی غایب ہوگئی زہرہ کی حواس خمسہ کہو گئی پہلی سی زیادہ دلکو
بیقراری ہوئی پہر سابق دستور مشغول آہ و زاری ہوئی بعد چند روز کی حضرت
نی خواب دکہایا اور بہرایچ مین آنی کو ارشاد فرمایا ناگاہ طالع بیدار نی
جگایا زہرہ نی خواب اپنا سامنی مان باپ کی دوہرایا سید جمال الدین نہایت
دولتمند شہزادگان ایرانمین عالی وقار تہی اپنی بہتیجی اور سالی کو کچہہ مال
و زر دیا اور زہرہ کی ہمراہ بہرایچ کیطرف اونکو بہی رخصت کیا جب زہرہ
آستانۂ حضرت پر پہونچی خاک مرقد مطہر کی آنکھونپر ملی پہلی عمارت روضۂ
منورہ جناب سلطان الشہدا سرور اصفیا کی بنوائی پہر نوبت روضہ سید
سیف الدین اور گنج شہیدا نکی آئی بعد ازان قریب حضور زہرہ اور دونون
ہمرائیونکی دلمین سمایا ہر ایک نی قریب روضۂ انور کی اپنی واسطی بہی ایک
روضہ جداگانہ بنوایا تا حیات مجاوری روضۂ اقدس کی پسند آئی آخر
ایک دن شوق وصال محبوب مین اپنی جان گنوائی جب زہرہ کا اٹہارہ
برس کا سن ہوا تو نزدیک اوسکی وفات کا دن ہوا بروز یکشنبہ چودہوین
رجب کو کہ روز شہادت حضرت کا تہا زہرہ نی بہی شوق دیدار محبوب مین
جہان فانی سی انتقال کیا خداوند عالم نی اپنی محبوب کی حبیب کو بہی اپنی
دوستونمین گنا رتبۂ عالی دیا مان باپ کو صدمۂ عظیم ہوا دونون نی اپنا

حال تباہ کیا اور مادر زہرہ ہر سال سامان شادی مہیا کرکی آتی تہی اور جو
کوئی حال پوچہتا تہا تو بدرد و آہ یہہ سناتی تہی کہ مین محبوب الٰہی کے ساتہہ
زہرہ کی شادی کرنی آئی ہون اور سب عزیزون کو بہی اپنی ساتہہ لائی ہون
الغرض جب تک وہ زندہ رہی ہر سال آیا کی اور اپنی ساتہہ سامان عروسی لایا
کی اوسکی خوش طینتی سے آج تک وہی رسم جاری رہی بلکہ سابق سی ہزار حصہ
زیادہ استوار ہی **حکایت** ایکدن کچہہ اہل دہلی تنگ ہر رنگ کی نیزی
لئی بہرایچ کو جاتی تہی اور وفور شوق اور کمال ذوق سی گاتی بجاتی تہی
اتفاقاً فیروزشاہ دہلوی کی والدہ ماجدہ نی جو اپنی کوٹہی سی دیکہا ہنگامہ
عجیب و غریب نظر آیا لوگونسی پوچہا کہ یہہ کس صاحب ولایت کی کرامت ہی
سبحان اللہ عجب جاہ و جلال ہے کیا ہی شان و شوکت ہی سب نی جواب دیا
کہ خوارق حضرت سلطان الشہدا سرور اصفیا کا ہی بارگاہ ذوالجلال سی
بڑا مرتبہ اور جلال پایا ہی اوسی وقت مادر فیروزشاہ نی مراد مانی اور یہہ بات
اپنی دلمین ٹہانی کہ جو میرا بیٹا ملک ٹہٹہہ کو فتح کرکی صحیح و سالم دہلی مین
داخل ہوا اور کوکہہ میری ٹہنڈی ہو مراد دل کی حاصل ہو تو زیارت کو
حضرت سالار مسعود غازی کی بہیجونگی اور ایک نیزہ نہایت بلند تر اور سنہری
ساتہہ کرونگی الغرض بسبب تصرف سرور اصفیا کی اوسکی مراد بر آئی
فیروزشاہ نی دشمنون پر فتح پائی جسدن بادشاہ کا مع لشکر صحیح و سلامت
دہلی مین ورود ہوا والدہ فیروزشاہ نی ساری سرگذشت کو بیان کردیا
بادشاہ کا دل عشق سلطان الشہدا مین مفتون اور دیوانہ ہوا صبح ہم
بڑی دہوم دہام سی بہرایچ کیطرف روانہ ہوا بعد طی منازل اور قطع مراحل
جب متصل روضۂ اقدس کی پہونچا مصاحبون نی نشان قبر مین اشتباہ ڈالا

فیروزشاہ متردد تہا کہ حضرت میر سیّد ماہ کا سراغ پایا وہ بادشاہ مع چند
رفقا اونکی خدمت مین آیا بعد اداب خدمت اور قدمبوسی کی عرض
حال کیا اوس عارف کامل نی اسطرح سی جواب دیا کہ فلان روز اور فلان
تاریخ تمہاری امداد کو اسی مزار سی نکلی اور جب فتح کر کی پہری تو مینی اپنی
آنکہونسی دیکہا اسی قبر مین تشریف لیگئی فیروزشاہ نی جو ٹہٹہہ کی معرکہ
کا کاغذ پڑہوایا تو صاف اوسی روز کا اور اوسی تاریخ کا پتا پایا بادشاہ
کو دونو بزرگوارونکی کرامت کا یقین کامل ہوگیا اعتقاد صد گونہ زیادہ ہوا
اشتباہ کہوگیا پہر حضرت میر سیّد ماہ فیروزشاہ کو لیکر روضۂ اقدس کی دروازہ
پر کہڑی ہوئی اور اونکی حکم سی زیارت کو روانہ سب چہوٹی بڑی ہوئی
قصد اونحضرت کا یہہ تہا کہ جب یہہ لوگ مشرّف ہوکر آئینگی اوسوقت
ہم بہی قدمبوس ہونیکو اندر جائینگی فیروزشاہ نی سیّد صاحب موصوف
سی کہا کچہہ خوارق وکرامات حضرت سلطان الشہدا کی بیان کیجئی کمالات
اور صفات حضرت کا اعلان کیجئی میر صاحب موصوف نی فرمایا کہ خوارق
وکرامت اس سی آپ اور کیا زیادہ طلب کرتی ہین کہ آپ ایسا بادشاہ دنیا
اور مجہہ ایسا فقیر بی ریا دونون دربانی اب کرتی ہین اوسدن سی فیروزشاہ
ہر سال واسطے زیارت کی آیا کئی اور عالم خواب مین حضرت کی قدمبوسی کا شرف
پایا کئی اپنی نواسہ کو جو ولیعہد تہا تخت وتاج دیا یاد حق مین مصروف ہوئی دنیا
کو ترک کیا حکایت سیّد اشرف جہانگیر کا بیان ہی تتمہ خوارق حضرت سلطان
الشہدا کا اعلان ہی سیّد صاحب ممدوح کہتی ہین کہ مینی روح پاک حضرت سرور
اوصیا کو مجسّم اور حضرت خضرؑ اور میر سیّد ماہ کو ایک جلسہ مین دیکہا بلکہ
مقامات معرفت اور حالات مستحب خضر سی پوچہا اونحضرت نی مفصّل مقامات

ساری بیان کئی بہت کچھہ راز و اسرار مخفی اوس جلسہ مین اعلان کئی آثار معاملات
کا جس زمانہ مین اتفاق پڑا تہا ساتوین مرتبہ دندان خضر خان نی خروج کیا تہا

حکایت شیخ مرتضی نبیرہ خواجہ مصلح الدین باخدا فرماتی ہین حضرت سلطان
الشہدا کی کرامت کا بیان اسطرح ملفوظات مین دوہراتی ہین کہ بارہ برس
نزدیک سورج کنڈ کی قبر کہنہ مین بسر کی جب باہر نکل کر بیٹہا تو خدائی یہہ
واردات پیش نظر کی کہ ایک بیمار کوڑہی اسطرف سی نکلا ناگاہ ایک سوار
لباس نیلگون پہنی ہوئی ظاہر ہوا اوس بیمار کو چند کوڑی ماری وہ خاک پر
گر کر لوٹنی لگا تہوڑی دیر کی بعد جو اوٹہا تو مرض جاتا رہا پہر اوس شہسوار نی
میر موصوف سی خطاب کیا کہ ای قطب جہانگیر تین دن تک ہم تمسی مخاطب
ہوئی جواب بہی ندیا میر صاحب موصوف نی حیرت سی پوچہا آپ کون ہین
کچھہ اپنی صفت تو بیان کیجیی اپنا راز مخفی کچھہ تو ہمسی بہی اعلان کیجیی اونحضرت
نی جواب دیا کہ مین سرخیل اولیاء او رسرور اصفیا سلطان الشہدا ہون نام میرا
سالار مسعود ہی راہ خدا مین شہید ہوا ہون **نقل** تواریخ فیروز شاہی
مین لکہا ہی مضمون صدق انتما ہی کہ محمد شاہ بعد تغلق فتنہ عین الملک کی
بنگر مؤسی بہرایچ مین تشریف لائی خلوص نیت سی بواسطی زیارت حضرت سلطان
الشہدا کی آئی اور مجاورون کو مالا مال کیا بہت کچھہ نقد او رجنس عنایت ہوا
اور اسی طرح اکثر بادشاہان دہلی آیا کئی اور حضرت سالار مسعود غازی کی
ولایت پر ایمان لایا کئی یہانتک کہ اکثر بادشاہون نی چاہا کہ روضۂ مقدسہ
کی سر نو عمدہ ترین عمارات بنوائین ثواب آخرت اپنی نامۂ اعمال مین لکہوائین
لیکن حضرت سلطان الشہدا نی ہر ایک کی جواب مین فرمایا ہی کہ ہمکو یہی
عمارت پسند ہی جسکو زہرہ نی بنوایا ہی **نقل** لکہا ہی کہ ستید نور [illegible] کی اولاد

ہوتی تہی اس رنج سے زوجہ اونکی اکثر روتی تہی آخر ایکدن نیت بنا
سی مراد مانی کہ جو مین فرزند پاؤن تو بہرائچ مین طفل سمیت زیارت کو سلطان الشہدا
کے جاؤن اوسی سال اوسکی مراد برآئی قطب راجی کی مان زوجہ سید شاہ
سید نور صاحب اور اونکی زوجہ نی چاہا کہ وعدہ وفا کرین فرزند کو لیکر
جناب ممدوح کے روضہ پر جائین کہ ایکرات کو حضرت سید نور اپنی حجرہ مین
مشغول عبادت تہی کہ حضرت سرور اصفیا اپنی گہوڑی خنگ پر سوار آئے
اور زبان حال سی ارشاد کیا کہ تکلیف سفر کا ہی کو اوٹہاؤ جلد جاکر
اپنی بیٹے کو میری پاس اوٹہا لاؤ یہہ سنتی ہی سید ممدوح نی اپنی بیٹے
سید مبارک کو لاکر قدمون پر ڈالدیا حضرت نی گود مین اوٹہا کر پیار
کیا اور اوسکی حق مین دعاء خیر کر کے اپنا راستہ لیا **حکایت**
شیخ شرف الدین یحییٰ لکھتے ہین کہ علماء ظاہر بین افعال عارفان حق پر
اعتراض کرتے ہین اپنے نقصان عقل اور نافہمی سے ہلاکت مین پڑتے ہین
چنانچہ ابتداء عروج کرامات سلطان الشہدا مین جب وہ عرس قریب ہوا
اہل بنارس نی جہنڈی اور چتر زرنگار رنگارنگ بنوا کر کوچ کا سامان کیا گروہ
گروہ رقص کنان گاتی بجاتی طرف ستر کہہ کی چلی اسی دہوم دہام سے
شہر جونپور مین پہونچی ایک ملای دانشمند رافضی مذہب درس علوم ظاہری
مین مشغول تہا اتفاقاً گروہ عارفان حق کا محو یاد الٰہی مین اوسی جانب
جا نکلا وہ کور باطن معہ شاگردان خود دوڑ پڑا بی تحاشا زدوکوب کرنی لگا
اور کہا بیت اہل بدعت ہین انہین تعذیر دینا چاہیئے ۔ انکی جہنڈی بہی گرد
چہین لینا چاہیئے یہہ کہکی خود ملای موصوف نی قدم آگی کو بڑہایا اور
ایک نیزہ دار کو طمانچہ مارنا چاہا ناگاہ ایک ہاتہہ ہوا سی پیدا ہوا نمودہ

کرامات سلطان الشہدا ہویدا ہوا اس زور سی اوس ملا کو طما[illegible]
لگایا کہ تنور اکر زمین پر گر پڑا اٹھا گردون سے اوسکی گھر پہونچایا اہل [illegible]
نی جو ملا کو دیکھا تو منہ اوسکا کالا توا ہو گیا تھا آخر کار دوسری [illegible]
واصل جہنم ہوا دشمنوں کو خوشی دوستون کو غم ہوا اس کرامات حضرت
سالار مسعود ولی معبود کا جو مشاہدہ ہوا ہر ایک اہل یقین ایمان [illegible]
صدہا کو تصرف روحانی سی جام ہدایت اسلام پلایا اللہم صل
علی خیر خلقہ محمد رسول اللہ و علی اولیاء اللہ فقط تمت بالخیر

الحمد للہ علی احسانہ کہ ترجمہ اردو تواریخ سالار مسعود غازی قدس اللہ سرہ باہتمام سید [illegible]

حلیۂ طبع پوشیدہ

تاریخ طبع [illegible]

[illegible]

کہا طبع نے یہہ بہی سال مطبوع ۱۲۸۰ھ
دلا حال مسعود غازی چہپا آج

تاریخ فصلی [illegible]

[illegible]

ہوئی سال فصلی کی خواہش جو دل کو
صدا آئی گردون سی کیا خوب کیا ہو[illegible]

تاریخ طبع [illegible]

[illegible]

کتب اہل ہنود در اثبات حقیقت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عنقریب چہپکر ملاحظہ ناظرین [illegible]

[illegible]



